تم اور تمارا ساتھ

شازیہ مصطفےٰ

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تم اور تمہارا ساتھ

شازیہ مصطفیٰ

"کان کھول کے سن لو صبح سات بجے تمہیں ائرپورٹ پر موجود ہونا ہے۔" حسن احمد نے کڑے تیوروں کے ساتھ اسے حکم دیا۔

"او کیا کہتے ہیں بارہ بجے سے پہلے میری صبح کب ہوتی ہے۔" فارد نے تڑپ کے ان کے پیچھے جا کر دہائی دی۔

"لیکن کل تمہاری صبح سات بجے سے پہلے ہی ہو جائے گی۔" وہ جیسے اس کی ہر بات سنتا ہی نہیں چاہتے تھے وہ جھنجھلا کے مٹھیاں بھینچ کے رہ گیا حنظلہ کی ہنسی مسلسل اسے سلگا بھی رہی تھی۔

"تایا ابو انہیں تو جبر سے اٹھانا پڑے گا۔" اس نے لقمہ دیا۔

"تجھے بھی لگتا ہے ہاتھ اٹھانا پڑے گا۔" فارد نے اس کی گدی پر ایک چپت دیا وہ تو جیسے ہی ایکٹنگ میں ماہر تھا کوئی موقع فارد کو ڈانٹ پڑوانے کا خالی جانے نہیں دیتا تھا۔

ناولٹ

"ہائے ہائے۔" حنظلہ چیخنے لگا تھا۔

سب نے ہی فہمائشی نگاہوں سے اسے دیکھا جو اپنی گردن پکڑ کے تکلیف سے دہرا ہو رہا تھا۔

"فارد کبھی تم نہیں سدھرنا۔" حسن احمد واپس ڈائننگ روم میں آ گئے فارد مودب بن کے تابع سا ہو کر سر جھکا کے رہ گیا۔

"او میں بالکل نہیں جاؤں گا حور یہ کو ائرپورٹ لینے مجھے اپنی نیند خراب نہیں کرنی ہے۔" اس نے بھی قطعی لہجے میں اپنا فیصلہ سنایا۔

"تمہارا باپ بھی جائے گا۔" وہ تو غصہ میں آ گئے۔

"ٹھیک ہے آپ ہی چلے جایئے گا۔" وہ بات کو مذاق میں اڑانے لگا۔ مگر حسن احمد کا گھورنا وہ بھی قہر برساتی نگاہوں نے اس کی زبان کو بریک لگا دیا۔ حنظلہ کی پھر سی سی ہونے لگی۔

"جو میں نے کہا ہے وہ کرنا ہے بچے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

اسے وارن کرتے ہوئے کہا اور ڈائننگ روم سے نکل گئے۔

''خبیث آدمی میرے باپ کے سامنے ہنستا ہے۔'' فارد نے تو حنظلہ کی درگت بنانی شروع کر دی وہ چیختا رہا اتنے میں دادی جان آہستہ قدموں سے چلتی ہوئی آ گئیں۔

''ہائے ہائے لڑکے تو جان سے مارے گا بچے کو ذرا تمیز نہیں ہے گھوڑے ہو گئے ہیں۔'' انہوں نے فارد کے ایک تھپڑ لگایا اور حنظلہ کو وہاں سے ہٹایا۔

''جس کو دیکھو میں ہی فارغ نظر آتا ہوں۔''

''ظاہر ہے آپ کی صرف سونے کی دوکان ہے اس پر ڈاکا بھی تو نہیں پڑتا ہے۔'' حنظلہ کو فارد کو چڑانے میں بہت مزا آتا تھا دونوں کی اسی طرح کی نوک جھونک چلتی رہتی تھی۔

''تم ہوتو ڈاکا ڈالنے والے ضرور تم نے کہا ہوگا ائرپورٹ جانے کو'' وہ تو بری طرح بھنا رہا تھا آصفہ بیگم کو فارد کی یہی حرکت بہت ناگوار گزرتی تھی۔

''امی میں نے کہہ دیا ہے میں نہیں جاؤں گا۔'' اس نے آصفہ بیگم کو بچوں کی طرح ہی منع کیا۔

''پتہ نہیں کیسی منہ زور اولادیں پیدا ہو گئی ہیں۔'' دادی جان دکھ و تاسف سے فارد کو گھورنے لگی تھیں۔

''کتنا تمیز والا بچہ ہے وہ شاہ زین میں نے تو کبھی اس کو ایسے بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔''

''وہ کھڑوس تو آپ سب کو پسند ہی ہوگا۔'' وہ تپ کے گویا ہوا۔

''ذرا اس سے بھی سیکھ لو تمیز۔'' دادی جان جب شروع ہو جاتی تھیں فارد کی اور ان کی بھی خوب جنگ ہوتی تھی آصفہ بیگم اپنا سر پکڑ کے رہ جاتی تھیں۔

''مجھے نہیں سیکھنی اس روح کے انسان سے کچھ۔'' یہ کہہ کر وہ نکل گیا تھا۔

''ونیزہ بیٹا دروازہ کھولو دیکھو تو کون ہے۔'' نفیسہ نے کچن سے ہی آواز لگائی وہ رات کے لئے سالن بنا رہی تھیں اور ونیزہ شاہ زین کے کپڑے پریس کر رہی تھی۔

ونیزہ نے جیسے ہی دروازہ کھولا فارد بلیک پینٹ پر نیوی بلیو شرٹ میں ملبوس کھڑا تھا فوراً ہی سر دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔

''زہے نصیب آپ نے دروازہ کھولا۔'' ونیزہ کو دیکھ کر اس کی رگ ظرافت ضرور پھڑک اٹھی تھی۔

''جی!'' وہ گڑبڑا گئی۔

''تمہیں جی سے آگے تو کچھ آتا ہی نہیں ہے یہ بتاؤ تمہارا افلاطون قسم کا بھائی گھر میں موجود ہے۔'' وہ اکثر شاہ زین کو اسی نام سے پکارتا تھا جواب میں ونیزہ نے جھٹ سر ہلایا، فارد تیزی سے اندر آیا وہ سیدھا اس کے کمرے میں پہنچ گیا۔

''سونے کی تیاری ہے۔''

''تم اس ٹائم۔'' شاہ زین اسے دیکھ کر حیران تھا۔

''سن یار کل سکندر چاچو کی حوریہ آ رہی ہے تجھے صبح سات بجے سے پہلے ائرپورٹ پہنچنا ہے ابو کو پتہ نہیں چلے۔''

''بالکل نہیں اتنی بدتمیز تمہاری کزن ہے پچھلے سال بھی میں ہی ائرپورٹ گیا تھا، ہر بار میرے سر ڈال دیا کرو۔'' شاہ زین نے ناگواری سے کہا ویسے بھی اس کی اور حوریہ کی ٹھنی جو رہتی تھی۔

''میں بالکل نہیں جاؤں گا۔''

''یار میرے اچھے دوست نہیں ہو۔'' فارد منتیں سماجتیں بولنے لگا۔

''بھائی آپ کو حسن انکل نے بلایا ہے۔'' اتنے میں ونیزہ نے اندر آ کر اطلاع دی۔

''یار تیری اس بہن کو مجھے ٹالنے کی پڑی رہتی ہے۔'' وہ بڑبڑایا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں، حنظلہ آیا ہے۔'' ونیزہ گڑبڑا سے گویا ہوئی کیونکہ فارد کی نگاہوں میں ہمیشہ ایسا کچھ ہوتا تھا کہ وہ نروس ہو جاتی تھی۔

''ضرور حنظلہ نے مجھے یہاں آتے دیکھ لیا ہے اس نے ابو سے مخبری کی ہوگی کہ میں تمہیں کہنے آیا ہوں۔'' فارد کو غصہ آ گیا اور کھڑا ہو گیا شاہ زین نے بھی جانے کے لئے سلیپر تلاش کئے اور پھر وہی ہوا جس کا اس کو ڈر تھا حنظلہ نے ابو کو بتا دیا تو اور حسن احمد نے پھر سخت سست سنائی تھی وہ سر جھکائے ستے ہوئے انداز میں بیٹھا تھا۔

''ہماری تو اولاد بھی نکمی ہے شکر ہے اوپر والے نے تمہاری صورت میں معقول اولاد تو نصیب کی ہے۔'' انہیں شاہ زین ہمیشہ سے پسند تھا ان کی عزت بھی بہت کرتا تھا ان کے ساتھ پورے آفس کی ذمہ داری اٹھائی ہوئی تھی فارد تو کم ہی آفس جاتا تھا اپنے کام بھی وہ سارے شاہ زین پر ہی ڈالتا تھا۔

''بیٹا کل حوریہ آ رہی ہے تم چلے جانا مجھے پتہ ہے یہ گدھا سوتا رہے گا۔''

''ہمیشہ برا ہی کہا کریں کبھی کسی بات پر تعریف نہیں کرتے ہیں۔'' فارد نے برا مان کے کہا جبکہ شاہ زین کے ہونٹوں پر تبسم بکھر گیا۔

''آج تک بھی کوئی ڈھنگ کا کام کیا ہے تو تعریف بھی کی جائے۔'' انہوں نے ڈانٹ کے طنز ہی کیا۔

ابنِ انشاء کی کتابیں

طنز و مزاح سفرنامے

- اُردو کی آخری کتاب
- آوارہ گرد کی ڈائری
- دُنیا گول ہے
- ابن بطوطہ کے تعاقب میں
- چلتے ہو تو چین کو چلئے
- نگری نگری پھرا مسافر

شعری مجموعے

- چاند نگر
- اس بستی کے اک کوچے میں
- دلِ وحشی

طنز و مزاح

- باتیں انشاء جی کی
- خمارِ گندم
- آپ سے کیا پردہ
- بقلم خود

لاہور اکیڈمی ۲۰۵ سرکلر روڈ لاہور

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دادی جان سمجھا کر رہ گئیں اپنے بیٹے کو ورنہ میرا ارادہ شاکل سے ان کے ساتھ ہو۔ باپ کے مرنے سے پہلے ہی وہ ان سے مخاطب ہوا۔ شاہ زین بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکے ہوئے تھا۔

صبح شاہ زین اسے لینے زبردستی ائیرپورٹ سے آیا تھا۔ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا جھوم رہا تھا نیند اتنی پوری تھی کہ اس پر کوئی اثر نہیں ہوئے وہ نہیں اٹھا تو شاہ زین نے ہی اس کا شانہ ہلایا تھا اور یہ اندر سے آتا دیکھ کر شاہ زین اس کی طرف بڑھا۔

"فارد بھائی نہیں آئے، مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔" اس نے نخوت اور ناگواری سے کہہ کر چہرہ دوسری جانب کر لیا۔

شاہ زین کا تو نیند سے اٹھنا بیکار ہی گیا۔ کے لباس میں ملبوس اس کی سرخ و سفید رنگت وہ دیکھ کر دانت پیس کر غصہ روکا۔ لیکن اس لڑکی سے شاید اس سے بحث بھی نہ ہوتا تھا۔

"فارد بھی آئے وہ گاڑی میں بیٹھے ہیں۔"

اس نے حوریہ کی ناگواری کو نظر انداز کیا اس کا چھوٹا سا سوٹ کیس کھینچ کر کیا وہ تو کھانا ہی تھی کہ کچھ سے اپنا سوٹ کیس کھینچا۔

"تمہارے سوٹ کیس کو کیا ہوا تھا؟"

"افضال کے نوکر سے مجھے پسند نہیں ہیں آپ فارد بھی نہیں ہیں صرف اس وجہ سے میں خاموش رہی ہوں۔" وہ دوسری طرف سے بیٹھ کر آگے بڑھ گئے تھے وہ پچھلی سیٹ پر اس کے پیچھے ہوری ہو چکی تھی۔ وہ ابھی تک ہی نہیں رہا تھا کی کھول کر وہ بیٹھ گئی ٹی وی اور جھول کے خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا حوریہ مرتی کیا کرتی کے مصداق منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی اندر بیٹھ گئی شاہ زین نے مسکراتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

"فارد بھائی نہیں نے فون پہ بتایا بھی تھا کہ آپ چیخے آ جائے گا۔" وہ غصہ میں اچھی بڑی بولی چیخیں فارد بھی ہوش کی دنیا میں آ کر وہ پیچھے ہو کر بیٹھا۔

"فارد اپنی نیند کو تو آداب نہیں دو۔" شاہ زین نے طنز کیا۔

"میں آپ سے بات کر بھی نہیں رہی ہوں۔" حوریہ نے برا سا منہ بنایا۔

"حوریہ تمہیں آنا تھا کوئی بھی لینے آ سکے اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے شاہ زین ہمارے گھر کا فرد ہے وہ بھی بہت خاص۔" اس نے شاہ زین کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ ہی سر چڑھایا ہوا ہے۔" نخوت سے منہ بنایا اور جھٹکے سے سیٹ سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی لمبا چوڑا شاہ زین سفید پینٹ پر آف وائٹ شرٹ میں ڈیشنگ لگ رہا تھا حوریہ کو اس پر صرف اس وجہ سے غصہ آتا تھا کہ وہ اکھڑ اور مغرور لگتا تھا وہ منٹ میں بے عزتی کر دیتا تھا۔ اسے یہ بات بہت دل دکھانے کی لگتی اسے احساسات کی پروا نہیں کی جب بھی وہ یہاں آتی ہر بار نئی آس اور امید ہوتی کہ شاید شاہ زین اپنی پسندیدگی کا اظہار کر دے جبکہ اس کے چہرے سے لگتا نہیں تھا کہ وہ محبت وغیرہ کے چکر میں پڑے۔

گھر پہنچ کر سب نے ہی اسے گلے لگا کر خوب پیار کیا دادی جان تو اپنے پاس ہی بٹھا کر اس سے گھر کی خیریت پوچھتی تھیں، ناشتہ تیار تھا اس نے کچن میں پہنچ کر چاچا صاحب ناشتہ کر رہے تھے شاہ زین بھی وہیں اخبار کے مطالعے میں مصروف تھا۔

"مغرور انسان ہے خود کو سمجھتا کیا ہے۔" دانت پیس کے وہ پیچھے کمرے میں آ گئی تھی۔

"حوریہ بیٹا آملیٹ لو گی۔" تائی جی نے بڑی محبت سے اس کے آگے آملیٹ رکھا وہ جھک

کر جانے لگی مگر حوریہ کی ساری توجہ شاہ زین کی طرف تھی فارد کافی دیر سے نوٹ بھی کر رہا تھا مگر اس وقت چپ ہی رہا کیونکہ شاہ زین سے اس نے کچھ کہا تو اس نے ٹھٹکے سے اکھڑا جانا تھا اور پھر اسے منانا مشکل ہو جاتا۔

"اس بار میں رمضان عید اور بقر عید سب ادھر ہی گزاروں گی، ابی پاپا بھی عید کے بعد آ جائیں گے۔" وہ ان سب کو بتا رہی تھی۔

"ایک خوشی کی خبر اور سنو عید کے بعد اپنی فائکہ کی رخصتی ہے۔" شگفتہ چچی نے بتایا۔

"واہ زبردست فائکہ مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا فون پہ تو میں ساری تیاری کر کے آتی۔" اس نے خوشی سے فائکہ کو دیکھا، وہ مسکرانے لگی۔

"یہاں بھی تیاری کر سکتی ہو۔" وہ بولی۔

"اور ہاں ایک شادی اور بھی ہو۔" شگفتہ چچی معنی خیزی سے بولیں حوریہ نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"وہ کس کی؟" اسے بے چینی ہوئی تجسس سے پوچھا۔

"یہ وقت آنے پر پتہ چلے گا۔" وہ فائکہ کو دیکھ کر مسکرانے لگیں، حوریہ کے خاک بھی پلے نہیں پڑ رہا تھا کیونکہ نکاح فائکہ کا ہوا تھا اور رخصتی بھی اسی کی ہونی تھی گھر میں ایسا کوئی بچا نہیں تھا کہ جس کی شادی کی عمر ہوتی اور فارد اس کی شادی بھی ناممکن ہی تھی۔

"ارے بتائیے تو۔" وہ پھر پوچھنے لگی۔

"اتنے بڑے ہو گئے ہو مگر عقل تمہارے پاس ذرا نہیں ہے، تمہارے کرنے والے بھی سارے کام شاہ زین کو کرنے پڑتے ہیں فارد کتنا شرمندہ کرواؤ گے۔" حسن احمد کی گرجدار اور دھاڑتی آواز نے ان سب کو ہی ذرا کے خاموش کرا دیا حوریہ کی بات درمیان میں ہی رہ گئی، فارد اور وہ کوریڈور میں کھڑے تھے لگتا تھا سارے راستے فارد کو ڈانٹ ہی پڑتی آئی ہے اس کی صورت ہی ایسی ہو رہی تھی۔

"میں نے جو مناسب سمجھا سائن کر دیئے ورنہ پھر مجھے آفس سے الگ رکھیں۔" بحث تو وہ اپنے باپ سے بھی خوب کرتا تھا۔

"کل کو شادی ہوئی ہے تمہاری۔"

"لیکن سن لیں آپ بھی مجھے جب شادی کرنی ہوگی کراؤں گا۔" وہ بھی تڑخ کر بولا۔

"کیا بات ہے آج آپ دونوں میں پھر بحث شروع ہو گئی۔" آصفہ کچن سے نکل آئی تھیں اور ان سے خبر دی تھی کہ تایا ابو فارد بھائی پر غصہ ہو رہے ہیں۔

"سمجھا لیں اپنے بیٹے کو میں نے ڈھیل دی ہوئی ہے تو اپنے باپ سے بحث کرتا ہے۔" وہ تیزی سے چلے گئے کیونکہ مزید ان میں سمجھانے کا حوصلہ نہیں تھا وہ خود ہی کہہ کر چپ بھی ہو جاتے تھے۔

"آج کیا بات ہوئی؟" انہوں نے اس کے ہاتھ سے کوٹ لیا جو بازو پہ ڈال کے بگڑے ہوئے موڈ کے ساتھ کھڑا تھا۔

"رہنے دیں امی آفس کی باتیں ہیں آپ کو کیا بتاؤں۔"

"میں شاہ زین کی طرف جا رہا ہوں۔" وہ واپس مڑ گیا وہ آوازیں ہی دیتی رہ گئی تھیں۔

"تائی امی فارد بھائی بے چارے کو اتنی ڈانٹ پڑتی ہے۔" حوریہ کو فارد سے ہمدردی ہونے لگی۔

"کرنا پڑے گا اس کا بھی بندوبست تاکہ کوئی لڑکی اسے سیدھا تو کر دے۔" شگفتہ چاچی بھی شرارت سے معنی خیز بولیں۔

"ہاں تائی امی ان کی شادی کر دیں جب ہی ٹھیک بھی ہوں گے۔" حوریہ نے بھی جھٹ تائید

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کی تالی ہی کے سب منتظر تھے کیونکہ گزشتہ دنوں ہی ان سب نے فون پر سکندر احمد سے اس کے رشتے کی بات کی تھی پھر حوریہ انہیں فارد کے لئے پسند بھی بہت تھی دونوں ایک ہی مزاج کے تھے دادی جان نے ہی کہا کہ حوریہ کو مانگ لیں۔

''تم انکل سے بحث کرنا چھوڑ دو سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔'' شاہ زین روزانہ کی طرح آج پھر سمجھانے لگا۔

''یار تم بھی تو دیکھو سب کے سامنے مجھے ڈانٹتے ہیں وہ تو تم نے بات سنبھالی ورنہ چچا جان نے تو کہا تھا کہ ہاتھ پکڑ کے روم سے باہر کر دیتے۔''

''یار کب تک میں تمہیں بچاتا رہوں گا تم سنجیدہ ہو جاؤ صبح جلدی اٹھو آفس آؤ پھر تا کہ میری بھی ذمہ داری کم ہو۔'' وہ ویسے بھی ان کا آفس چھوڑنے چاہتا تھا کیونکہ وہ میری تھکاوٹ انکل برداشت نہیں ہوتی تھی جو کبھی مروت برتی نہیں تھی۔

''تم ہو نا میری ذمہ داری اٹھانے والے میں کیسے سیریس ہو سکتا ہوں۔'' اس نے تکیہ درست کیا اور اس کے ساتھ ہی بیڈ پر دراز ہو گیا جبکہ بیڈ سنگل تھا دو مرد حضرات کے لئے تو ناکافی تھا پھر دونوں تھے بھی لمبے چوڑے تو نا کافی۔

''کیا مطلب ہے تم آج ادھر ہی سو جاؤ گے۔'' اس نے فارد کو بھنویں اچکا کے گھورا اور استفہامیہ نگاہوں سے گھورا۔

''جی جناب یہی ارادہ ہے۔'' ہمیشہ کی طرح اطمینان سے مسکرایا جہاں اس کی امی سے بحث ہوئی وہ ادھر کا ہی رخ کرتا۔

''کوئی بچوں والی حرکتیں چھوڑو سیدھے گھر جاؤ۔'' اس نے ہاتھ پکڑا اور اٹھایا مگر وہ ڈھیٹ بنا ہوا تھا۔

''یار تو تو مجھے ایسے بتا رہا ہے جیسے تیری بیوی برا مانے گی اگر تیرے ساتھ سو گیا۔'' وہ تیزی سے شرارتی لہجے میں بولا۔

''شٹ اپ۔'' وہ جھینپ گیا۔

''اپنی بہن کو چلتا کرکے فوراً شادی کر لینا۔'' وہ عام سے لہجے میں بولا جبکہ ونیزہ کے بارے میں سوچ کے تو فارد کی دل کی دنیا روشن ہو جاتی تھی اس نے سوچا ہوا تھا کسی بھی وقت وہ اپنی امی سے بات کرکے ونیزہ کو اپنے نام بک کرا لے گا۔

''ہاں ونیزہ کا پروپوزل آیا ہے پھپھو کے نعمان سے۔'' شاہ زین کو یکدم ہی یاد آیا۔

فارد کے چہرے تن گئے وہ گڑبڑا ہی گیا فوراً ہی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا دل میں بے چینی بڑھ گئی یہ سن کر۔

''طے تو نہیں کر دیا۔'' وہ بے ساختہ تیز لہجے میں گویا ہوا۔

اب تو یہاں اسے اپنا دل تھامنا مشکل ہی لگ رہا تھا کیونکہ اس نے بات ہی ایسی کر دی تھی جسے پا لینے کی چاہ کے فوراً عمل کرنا تھا۔

''نہیں یار میرا دل نہیں مان رہا مگر امی بضد ہیں کہ کر دو کیونکہ جبکہ پھپھو اپنے کئے پر شرمندہ ہیں۔'' وہ پرسوچ انداز میں بولا۔

''شاہ زین جس وقت تم لوگوں کو سہارے کی ضرورت تھی تمہاری انہی پھپھو نے بڑی جلدی دکھائی تھی آج پھر بھی کہہ رہی ہیں کر دو۔'' اسے تو سن کے ہی غصہ آ رہا تھا اور اس نعمان کا سوچ کے دانت پیسنے لگا ونیزہ کو کسی اور کے ساتھ تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

''مگر امی مجھے کہہ رہی ہیں۔'' شاہ زین نے اپنا بیڈ ٹھیک کیا وہ تو اپنی پینٹ کی پاکٹ میں دونوں ہاتھ ڈال کر منتشر اور متفکر سا کھڑا تھا چہرے پر بھی اس کی ہوائیاں تھیں کیونکہ اس دوران اسے جلد از جلد کچھ کرنا تھا۔

''ارے رکو تو۔'' شاہ زین نے آواز دی تھی مگر ان سنی ہوا فارد ایک دم ہی چلا گیا جبکہ وہ لیٹ بھی گیا تھا۔

دوسرے دن تو گھر میں ہنگامہ ہی مچ گیا فارد نے اپنی امی سے ونیزہ کے لئے بات کی تو جواب میں انہوں نے حوریہ کا نام لے دیا اس کے بعد حوریہ نے شور مچا دیا۔

''مجھے آپ لوگوں نے بتایا تک نہیں اور مجھے اس لئے آپ سب نے بلایا تھا۔'' وہ چیخنے لگی۔

سارے ہی ہال کمرے میں سر پکڑے بیٹھے تھے کیونکہ فارد اپنی بات پر ڈٹا ہوا تھا اور حوریہ کو یہ فیصلہ کسی طور منظور نہیں تھا۔

''ارے لڑکی کیا بے شرموں کی طرح بول رہی ہے ادھر یہ لڑکا بول رہا ہے۔'' دادی جان تاسف سے گویا ہوئیں کیونکہ فیصلہ انہیں کا تو تھا کہ فارد اور حوریہ کی شادی ہو۔

''دادی جان میرے یہ سب بہن بھائی ہیں کیوں آپ سب مجھ سے یہ سارے رشتے چھین رہے ہیں فارد بھائی کو میں نے اپنا ہمیشہ بڑا بھائی سمجھا ہے۔'' وہ روتے روتے کہہ رہی تھی۔

شگفتہ چاچی اور فائزہ اسے چپ کرا رہی تھیں مگر وہ تو بکھری جا رہی تھی دل میں اس کے جو تھی اس کی جگہ پر دوستی اور کیسے رکھے اپنی محبت تو دل میں چھپائے ہوئے تھی۔

''تو بچیاں سب بہن بھائی ہوتے ہیں بعد میں ان میں شادیاں بھی ہوتی ہیں۔'' وہ سب سے کچھ نرم آہستہ لہجے میں۔

''مجھے نہیں کرنی فارد بھائی سے شادی مجھے ابھی جانے دیں واپس گھر تو پاپا میرے ٹکٹ کنفرم کروا دیں میں اب یہاں کبھی نہیں آؤں گی آپ سب نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا میں آپ سب کو اپنا سمجھتی تھی اور آپ سب نے ایسا سوچا بھی کیسے؟'' وہ روئے جا رہی تھی حسن احمد نے اسے شانے سے لگا لیا کیونکہ وہ اس کے جذبات اور سوچیں سمجھ رہے تھے وہ اکلوتی تھی بچپن سے یہاں ہی آتی جاتی تھی ان سب میں کتنا خوش رہتی تھی مگر انہیں یہ نہیں پتہ تھا کہ اپنے ان کزن کے لئے کیسے جذبات رکھتی ہے۔

''سکندر کی بھی مرضی ہے۔'' دادی جان پھر گویا ہوئیں۔

''اماں جی چپ ہو جائیں جو حوریہ کی مرضی ہے وہی ہو گا۔'' حسن احمد کو اس کا رونا بلکنا نہیں دیکھا جا رہا تھا سب ہی پھر اسے سمجھاتے رہے مگر اس کی ایک ہی رٹ تھی مجھے جانا ہے وہ تو فارد نے ڈانٹ کے اس کی عقل درست کی تو وہ چپ ہوئی وہ کون سا اس رشتے پر راضی تھا اس کی جو مرضی ہے اس نے سب کو آگاہ کر دیا تھا۔

''تم ابھی اس قابل تو ہوئے نہیں کہ تمہارے حوالے اس لڑکی کو کر دیا جائے۔'' حسن احمد نے پھر طنزیہ اس کے سراپے پر نگاہ ڈالی جو سر جھکائے ہوئے بنا چپ چاپ کھڑا تھا کیونکہ ابھی اسے اپنی منوانی تھی۔

''ارے آپ ایسے کیوں کہتے ہیں۔'' آصفہ کو ہمیشہ برا لگتا۔

''بھائی صاحب میرے خیال میں فارد کو ایک موقع تو دیں۔'' جنید احمد نے ان کے شانے پر ہاتھ رکھا پھر انہیں فارد کی صورت پر ترس آنے لگا۔

''یار جنید یہ کہہ کیا رہا ہے تم یہ بھی تو دیکھو شاہ زین اس کے سارے کرتوت جانتا ہے۔'' وہ اشارہ کرکے بے زاری سے گویا ہوئے۔

''اللہ نہ کرے جو کرتوت اس کے خراب ہوں۔'' آصفہ جھٹ بولیں، دادی جان خاموش بیٹھی تھیں کیونکہ ان کے فیصلے کو جو فارد اور حوریہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نے رد کر دیا تھا فارد انہیں بھی بغور دیکھ رہا تھا۔
"ہم آج ہی جائیں گے شام میں رشتہ لے کے۔" آصفہ نے مسکرا کے کہا ماحول جو تناؤ کا شکار ہو گیا تھا کم از کم کچھ تو بدلا حسن احمد اندر چلے گئے تھے بیٹے کی خوشی کو رد بھی نہیں کر سکتے تھے۔

"یار فارد بھائی بے چاری وغیرہ باجی پہ افسوس ہو رہا ہے اصطبل کے باہر بیٹھ کر گھوڑے بیچنے والے کا انتظار کرتی رہتیں گی۔" ذلفلہ نے سرد آہ بھر کے تاسف بھرے لہجے میں مضحکہ خیز جملہ بولا۔
سب کی ہنسی چھوٹ گئی جبکہ فارد نے اس کا طنز اور مذاق سمجھ کے اس کی گردن پکڑ لی وہ ہائے ہائے کرنے لگا۔
شگفتہ چاچی کو سب سے زیادہ ہنسی آئی۔
"فارد بھائی فرزان نے کہا تھا۔" وہ تو ڈر گیا کیونکہ فارد نے اس کی درگت بنانا شروع کر دی تھی۔
"خواہ مخواہ میرے پیچھے کیوں پڑ رہے ہو۔" وہ اور زور سے صوفے سے کھڑا ہوا فارد نے اس پہ بھی تاک کے کشن اچھالا تھا پورا لاؤنج گونج ہی گیا اور فاکہہ نے چیخنا شروع کر دیا تھا حوریہ کا موڈ ابھی بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا آصفہ وہاں آئیں تو سب کو خوب ڈانٹا سب ادھر ادھر ہو گئے فارد بلیو پینٹ پہ اسکائی کلر کی ٹی شرٹ میں ملبوس اس کے قریب ہی آ کر بیٹھا۔
"کب تک ڈرامہ اور کرنا ہے تمہیں۔" وہ چھیڑنے کے سے انداز میں بولا، وہ اپنا کاسنی آنچل سنبھال کے پہلو بدل کے ناراضگی دکھانے لگی۔
"یار میں نے کیا کر دیا ہے جو تم مجھ سے بائیکاٹ کئے ہوئے ہو۔"

"آپ کو پتہ تھا یہاں دادی جان کیا سوچ کے بیٹھی ہیں۔" وہ اس سے لڑنے لگی فسوں خیز آنکھیں ابھی تک رو رو کے لال تھیں۔
"میرے تو فرشتوں تک کو خبر نہیں تھی اگر کچھ میرے کان میں پڑتا تو تمہارے آنے سے پہلے ہی سب کو معاملہ سمیٹ لیتا۔" وہ مسکرایا حوریہ نے آنچل سے پھر آنسو خشک کیے اسے یہ بھی تو فکر تھی اس کے پاپا جو ناراض ہو گئے ہوں گے۔
"فارد بھائی پاپا کو کتنا دکھ ہوا ہو گا۔" نگاہ نیچے کیے گویا ہوئی۔
"کہو تو شادی کر لیتے ہم دونوں۔" وہ اس کا چہرہ بغور دیکھنے لگا تھوڑی اکھڑ اور خود سر ضرور تھی مگر نرم دل کی بھی بہت تھی۔
"فضول بات نہیں بولیں۔" وہ خفگی سے گھورنے لگی۔
"آپ کے ساتھ وغیرہ بہت اچھی لگے گی آپ بالکل ٹھیک لڑکی کا انتخاب کیا ہے۔" وہ اب اس کی پسند کو سراہنے لگی۔
"تم فکر نہیں کرو تمہارے لئے بھی اچھا سا بندہ میں نے تلاش کر لیا ہے۔"
"جی مجھے شادی وادی نہیں کرنی ہے۔" وہ تو سن کے ہی گھبرا گئی نگاہ چراتے ہوئے وہ کہنے لگی۔
"میں نے سوچا تو شاہ زین کے بارے میں بھی تھا مگر تمہاری اس سے ایک منٹ نہیں بنتی ہے اس سے شادی کہاں کر سکتی ہو۔" فارد کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے بولنے لگا۔
حوریہ کا چہرہ حیرانگی سے ہونق سا ہو گیا یہ وہ کیا کہہ رہا تھا وہ تو اپنی تمنا کو زبان تک لائی بھی نہیں تھی پھر فارد کو کیسے خبر ہو گئی۔
"پھر شاہ زین تمہیں آسائشوں میں رکھ بھی نہیں سکتا میں نے سکندر چاچو کو کہا تھا سنتے ہی کہ

نہیں فارد، حوریہ نہیں مانے گی۔" وہ اپنی طرف سے ہی کہہ رہا تھا اور حوریہ لب کچل رہی تھی اگر کچھ بولتی تو فارد تو پیچھے ہی پڑ جاتا اس لئے چپ رہی۔
"اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔" یہ کہہ کر کھڑی ہوئی رکی نہیں، فارد نے مسکرا کے اس کی بات سنی تھی ابھی تو وہ اس کا صرف عندیہ لے رہا تھا۔

ادھر شاہ زین رشتے سے انکار کیے جا رہا تھا کیونکہ وہ اپنی حیثیت جانتا تھا اور امی بھی ہچکچا رہی تھیں جبکہ وغیرہ کا رشتہ پھپھو کے گھر سے بھی آیا ہوا تھا حسن احمد اور آصفہ نے ہاں کروا کر ہی چھوڑا فوراً ہی دونوں کی شادی کی ڈیٹ بھی رکھ دی کیونکہ فاکہہ کے سسرال والے بھی رمضان سے پہلے رخصتی کا کہہ رہے تھے شاہ زین اتنی جلدی کرنے پہ گھبرایا بھی مگر حسن احمد نے اسے سمجھایا تسلی دی، گھر کی بات ہے وغیرہ بھی ہماری بچی ہے۔
"ہائے اللہ کتنا مزا آئے گا آپ دونوں کی شادی پہ۔" حوریہ کو تو بہت ہی خوشی ہو رہی تھی جھٹ پاپا کو فون بھی کیا امی سے پیسے بھیجنے کو کہا تھا پاپا نے اتنے اچھے موڈ میں اس سے بات کی وہ بہت خوش تھی۔
"چاچی پاپا کا موڈ ایکدم اتنا اچھا کیسے ہو گیا۔" وہ شگفتہ سے پوچھنے اور ساتھ ان کا ہاتھ بھی بٹا رہی تھی۔
"اچھی بات ہے نا۔" وہ کچن میں لگی ہوئی تھیں ذلفلہ نے چکن کڑاہی بنانے کو کہا تھا وہی وہ رات کے کھانے کے لئے سب کے لئے ہی بنا رہی تھیں۔
"چاچی ایک بات پوچھوں۔" وہ قدرے توقف کے بعد گویا ہوئی۔

"بعد میں پوچھنا چاچی سے جو پوچھنا ہے مزے دار سی چائے بنا کے لاؤ میرا دوست آیا ہے۔" فارد نے کچن میں جھانک کے ہانک لگائی ساتھ چپت لگاتے اسے ہدایت دی وہ چیئر پہ بیٹھی سلاد بنا رہی تھی کاؤنٹر پہ سارے لوازمات پھیلے تھے۔
حوریہ نے چائے کا پانی رکھا ساتھ ہی شگفتہ چاچی اسے بتاتی بھی جا رہی تھیں کہ کپ وغیرہ کہاں سے لے چائے کے ساتھ بسکٹ اور سموسے وغیرہ بھی رکھے فیروزی آنچل شانوں پہ برابر کیا شولڈر کٹ بال آج پشت پہ پھیلے ہوئے تھے نازک سراپا ہمیشہ دمکتا ہی رہتا تھا۔
"فارد بھائی چائے تیار ہے۔" وہ ڈرائنگ روم کے باہر رک گئی۔
"اندر آ جاؤ گھر کا ہی بندہ ہے۔" فارد کی آواز پہ پھر بھی جھجک کر رکی مگر پھر تجسس بھی ہوا گھر کا بندہ کے کہنے سے دل کی دھڑکن تیز ہوئی جیسے ہی اندر آئی سامنے وہ بلیک پینٹ اور ہاف وائٹ شرٹ میں ملبوس اپنے وجیہہ اور سنجیدہ چہرے کے ساتھ وہاں بیٹھا تھا دونوں کی نگاہوں کا تصادم ہوا حوریہ نے گھبرا کے لب بھینچ لئے۔
"آپ کی میں نوکر نہیں ہوں جو مجھے حکم دیا اندر لے آؤ۔" وہ تو تپ گئی۔
"میں نے منع کیا تھا مجھے چائے وغیرہ نہیں پینی ہے۔" غصہ میں وہ تنتناتا حوریہ کو بڑا اچھا لگتا تھا وہ تو جان کے اسے ستاتی تھی کیونکہ اس کی اکھڑ اور سرد مزاج کی وجہ سے وہ اسے زچ کر دیتی تھی۔
"یار یہ کیا بات ہوئی۔"
"جب تک تمہاری یہ کزن ہے میں یہاں آنا بھی نہیں چاہتا۔" وہ چنگھاڑ کے قہر برساتی نگاہوں سے فیروزی کپڑوں میں ملبوس اس کی خوبصورتی سے ذرا بھی مرعوب نہیں ہوتا تھا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

حالانکہ دل میں اس کے لئے بہت کچھ تھا مگر اسے جذبات چھپانے میں شروع سے مہارت حاصل تھی اسے منہ پھٹ اور بے باک لڑکیاں سخت زہر لگتی تھیں حوریہ سے اس کی اسی لئے نہیں بنتی تھی۔

''میں کون سا آپ کا سامنا کرنا چاہتی ہوں کھڑوس انسانوں سے میں ہمیشہ بچتی ہوں۔'' نخوت سے کہہ کر وہ دھپ دھپ کرتی چلی گئی۔

''دیکھا تم نے میری ایسی ہی بے عزتی کرتی ہے تمہاری کزن۔'' وہ گرم اور آگ بولہ ہو رہا تھا کہ فارد کو بھی لپیٹے آگئے وہ تو کچھ اور ہی سوچ رہا تھا۔

رمضان آنے میں صرف ایک ماہ تھا شادیاں کی تیاریاں شروع ہوگئی تھیں اتنے تیزی سے یہ پندرہ دن بھی گزرے پہلے فاکہہ کی رخصتی ہوئی پھر فارد کی شادی کے ہنگامے شروع ہوئے شاہ زین نے ساری فضول رسموں کا منع ہی کر دیا تھا حوریہ کا تو منہ ہی بن گیا تھا۔

''تایا ابو ہم لڑکے والے ہیں اور وہ لڑکی والے اپنی کیوں چلاتے ہیں ہر معاملے میں۔'' حوریہ کو مہندی مایوں کے فنکشن نہ ہونے پر سخت افسوس اور غصہ بھی تھا۔

''شاہ زین بھائی کو پتہ ہے ان کا بہنوئی گھوڑوں کا کاروبار کرتا ہے سونے سے فرصت ہو گی تو وقت پر پہنچے گا ہر فنکشن میں۔'' حنظلہ کی پھر رگ ظرافت پھڑکی فارد نے دانت پیس کے اسے دیکھا کیونکہ گھر کے تمام ہی بڑے وہاں موجود تھے رات ہی سکندر احمد اور فوزیہ بیگم بھی آ گئے تھے گھر میں اور رونق لگ گئی تھی۔

''تم مجھ سے پٹو گے۔'' فارد نے کہ تاتا جو دادی جان کے پاس ہی کشن سے ٹیک لگا کے بیٹھا تھا اسے چھیڑنے سے باز نہیں آتا تھا۔

''تایا ابو انہیں سمجھالیں کسی دن مجھے غصہ آ گیا تو ان کا بہت برا حشر ہوگا۔'' حنظلہ نے منمنا کے معصوم سی صورت بناتے منہ بسور کے کہا سب ہی ہنسنے لگے تھے کیونکہ فارد اور حنظلہ کی نوک جھونک سے بھی گھر میں رونق لگی رہتی تھی۔

''میری بات بیچ میں رہ گئی آپ دونوں ہر وقت لڑتے رہا کریں۔'' حوریہ بے زاری اور اکتاہٹ سے گویا ہوئی۔

''تم فکر نہیں کرو تمہارے مہندی مایوں کے سارے فنکشن کروائیں گے۔'' حسن احمد نے شوخی سے کہہ کر اسے چھیڑا وہ جھینپ گئی۔

''ابو آپ جانتے تو ہیں نا ممکن ہی ہوگا۔'' فارد نے روانی میں ہی کہہ دیا جبکہ سب لوگ حیرانی سے دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب ہے؟'' حوریہ چونک گئی۔

''ارے چھوڑو بھئی کیا بحث ہے چلو بچوں اٹھو کل پتہ ہے بارات لے کے جانی ہے اور وقت پر پہنچنا ہے۔'' آصف نے سب کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

''فارد بھائی آپ تو پہلے سوئیے تاکہ عصر تک اٹھ ہی جائیں گے۔'' حنظلہ نے جاتے جاتے پھر لقمہ دیا وہ مارنے کو لپکا تھا۔

دوسرے دن صبح میں ایک ہڑبونگ سی تھی سب ہی تیاریوں میں لگے تھے کیونکہ جنید چاچو وقت کے بہت پابند تھے شگفتہ چاچی کو تو دو دن پہلے ہی کہہ دیا تھا تم سب سے پہلے تیار ہوگی وہ بے چاری ہو بھی گئی تھیں فارد بھی وائٹ شیروانی میں خاصا ڈیشنگ لگ رہا تھا فرزان اور حنظلہ ہی اس کی تیاری میں مدد بھی دے رہے تھے فاکہہ بھی اپنے ہسبنڈ کے ساتھ آ گئی تھی سارے مہمان آ چکے تھے۔

حوریہ پنک قمیض شلوار جس پر اسٹون اور کندن کی کامدانی تھی لائٹ سے میک اپ میں

اسٹائل سے دوپٹہ شانے پر ڈالے کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی فوزیہ بیگم تو فوراً ہی بیٹی پر دعائیں پڑھ کر دم کرنے لگیں۔

''کاش آج اس اکھڑ انسان کو میں پسند آ جاؤں۔'' پورا راستہ یہی دعا کرتے ہوئے گئی تھی شادی خوبصورت سے میرج لان میں تھی شاہ زین کے ددھیال اور ننھیال سے سارے ہی رشتے دار تھے، دلہن بنی ونیزہ ریڈ لہنگے میں فل میچنگ جیولری اور میک اپ میں بہت حسین لگ رہی تھی فارد کی نگاہیں بہک رہی تھیں۔

رخصتی ایک بجے ہوئی تھی ونیزہ کا وہ مضبوطی سے ہاتھ پکڑے ہوئے تھا آج اس کی وہ بنا دی گئی تھی تو اتنی بے قراری تھی کہ اس کے کلیوں جیسے حسن کو وارفتگی سے وہ دیکھتا رہے مگر دادی جان کو رسموں کی پٹاری کھول کے بیٹھ گئی تھیں۔

''کب تک یہ سب چلے گا۔'' وہ جھنجلا کر دوبارہ ہال کمرے میں آیا ونیزہ ٹکا وجھکا بے مشکل صوفے پر بیٹھی تھی اور سب لوگ اسے گھیرے بیٹھے تھے ونیزہ ان سب کی محبت پر نہال تھی۔

''آج اگر ہم ونیزہ سے کچھ گھنٹے بات کر لیں گے تو آپ کو اتنا غصہ آئے گا۔'' حوریہ دھم سے ونیزہ کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھی وہ شرم و حیاء کا پیکر اور سمٹ کے بیٹھ گئی۔

''ہاں سب سارے مسئلے حل کر لو سب پوچھ لو تم نے میک اپ ہوا مہندی کہاں سے لگوائی کس نے لگائی۔'' وہ تپ کے گویا ہوا۔

''ظاہری بات ہے وہ تو آپ پوچھنے سے رہے ان بے چاریوں کو پوچھنے دیں ان کا بھی وقت آنے والا ہے۔'' عقب میں کھڑا حنظلہ نے شوخی سے شرارت سے معنی خیزی سے لقمہ بھی دیا فارد کو تو ویسے ہی اس پر بات بے بات پر غصہ آتا رہتا تھا اس نے یہ موقع بھی نہیں دیکھا ہاتھ ہی جڑ دیا۔

''ہائے ہائے فارد کیسے میرے بچے کی تو درگت بناتا رہتا ہے۔'' شگفتہ چاچی مصنوعی خفگی اور غصہ سے برا مان کے گویا ہوئیں اور کھڑی ہو گئیں کیونکہ حنظلہ نے ایکٹنگ جو شروع کر دی تھی۔

''امی آپ فکر نہیں کریں ان کے درجن بھر بچوں کی ایسی درگت بناؤں گا کہ یاد رکھیں گے یہ ساری عمر۔'' فوراً ہی وہ سیدھا ہو گیا چہرے پر ہاتھ پھیرا فاکہہ کی زوردار ہنسی چھوٹ گئی۔

ونیزہ تو شرم سے اور سر جھکا کر رہ گئی اسی دوران تایا ابو کی ڈانٹ نے کام کیا اور ونیزہ کو بیڈ روم میں لے جایا گیا وہاں بھی حوریہ اور فاکہہ نے پیسے وصول کیے وہ پورا ٹائم بدمزا سا ہی رہا غصہ میں تھما کر دھڑ سے دروازہ بند کیا ونیزہ اچھل گئی خوبصورت سا بیڈ روم اصلی گلاب اور موتیوں کے پھولوں کی خوشبو ماحول کو اور بھی خوابناک بنا رہی تھی فارد نے فوراً کپڑے چینج کئے گنگناتے ہوئے واش روم سے باہر آیا سادہ سے کرتے قمیض شلوار میں بلیوں آنکھوں میں خمار لئے ہونٹوں پر شوخ سا تبسم لئے تتلی کی لڑیاں ہٹا کر اس کے قریب بیٹھتے بولا۔

''شروع سے محبت کی ہے اگر وہ گھٹیا تمہارا کزن مجھ سے پہلے لے جاتا تو میں برداشت کر سکتا تھا کبھی نہیں خون کر دیتا اس کا۔'' اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیا اور شوخ سی جسارت کر دی آج نہ کوئی روک ٹوک تھی نہ کسی کا ڈر تھا

''تمہارے کھڑوس بھائی کا بھی مجھے بندوبست کرنا ہے۔'' سرخ جھلملاتا زرتار آنچل ڈھلک کے شانوں پر آ گیا تھا وہ معصومیت سے اسے دیکھنے لگی۔

''جی!'' وہ میں اتنا ہی بول سکی۔

''جی! کے علاوہ تو تمہیں کچھ آتا ہی نہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے مگر مجھے بہت چڑ آتا ہے۔" مسکرا کے معنی خیزی سے کہا اور اس کے سر سے اپنا سر ٹکرایا۔

فارہ کی شادی کے ہنگامے ختم ہوئے تو نی بھی اپنے شوہر کے ساتھ امریکہ روانہ ہو گئی گھر میں پہلے جیسی خاموشی ہو گئی حوریہ کو سب نے روک لیا تھا فوزیہ بیگم اور سکندر احمد چلے گئے تھے دادی جان ان کے جانے کے بعد بہت اداس ہو گئی تھیں، رمضان آنے میں پندرہ دن تھے رمضان کی تیاری یہاں بھی حوریہ ہی نے عملی طور پر ذمہ داری سنبھالی ہوئی تھی وہ اقراء کو ہوم ورک کروا رہی تھی ساری کتابیں اس کی کارپٹ پر پھیلی تھیں اسی دوران ہی آہٹ ہوئی حوریہ نے نگاہ اٹھائی وہ اپنے اونچے لمبے اور وجیہہ و شکیل شخصیت کے ساتھ فان کلر کی پینٹ پر وائٹ شرٹ میں ملبوس سامنے کھڑا تھا وہ جب بھی دیکھتی دل و ذہن پر مسحور کن سی آسودگی چھا جاتی تھی۔

"آپ؟" وہ فوراً ہی کھڑی ہوئی مگر شاہ زین کی سرد مہری اور بے رخی نے اس کی ساری خوشی کو معدوم کر دیا تھا۔

"انکل ہیں تو بلا دیجیے۔" پرشکن پیشانی چڑے مزاج نے لہجے کی ناگواری ظاہر کی۔

"آپ کی نوکر نہیں ہوں میں۔" وہ بھی حساب بے باق کرنے میں ماہر تھی، اقراء نے لکھتے لکھتے سر اٹھا کر حوریہ کا بگڑا موڈ دیکھا۔

"آپ مغرور بد دماغ گھمنڈی انسان ہیں لڑکیوں کی آپ کی نظر میں ذرا عزت نہیں۔" وہ تو پھٹ پڑی کیونکہ شاہ زین اس کی توہین جو کرنے لگا۔

"ٹھیک کہا آپ جیسی لڑکیاں صرف لڑکوں کو مرعوب کرنے کے چکر میں لگی رہتی ہیں۔" اس نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔

"واٹ شٹ اپ آپ نے مجھے ان چیپ لڑکیوں کی طرح سمجھا تو۔" شہادت کی انگلی اٹھا کر

کی گرین کپڑوں میں اتنی دلکش لگ رہی تھی، شاہ زین اکثر چونک جاتا تھا وہ اس کے جذبوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا تھا کیونکہ وہ اپنی حیثیت جانتا تھا اور وہ حوریہ کی آنکھوں کی چمک سے ہمیشہ سمجھ جاتا تھا جو نیزہ کی شادی پر بھی تین بار چوری چھپے اسے دیکھے جانے پر پکڑی گئی تھی مگر وہ ہمیشہ خود سے بدل کرتا رہتا تھا۔

"اونہہ ہیں تو گھونگا ہی۔" تمسخر اڑاتے ہنکارہ ہی بھرا۔

فارہ اوپر ریلنگ پر جھکا دونوں کی محاذ آرائی دیکھ اور سن رہا تھا مگر دونوں میں سے کسی کی بھی نگاہ اس پر نہیں پڑی تھی۔

"آپ آپ کو میں جان سے مار دوں گی میں ایسی نہیں ہوں۔" حوریہ کے کردار پر یہ کھلی تہمت ہی تھی وہ آپے سے باہر ہو گئی شاہ زین کا گریبان اس نے دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور اسے جھنجھوڑنے لگی وہ اچانک اس افتاد پر حواس باختہ ہی ہو گیا اپنا گریبان چھڑانے لگا مگر حوریہ پر تو لگتا تھا جنون سوار ہو گیا تھا اسی وقت رو رو کے پورا گھر سر پر اٹھا لیا فارہ دوڑ کے نیچے آیا تھا حوریہ نے خوب چیخ کے شاہ زین پر الزامات لگانے شروع کیے وہ اپنے کردار پر انگلی تو برداشت ہی نہیں کر سکتی تھی۔

"انکل یہ میں سچ کہہ رہا ہوں ایسی بات نہیں ہے۔" شاہ زین شرمندہ ہونے لگا وہ تو فارہ نے بات سنبھالی اور اصل بات سے سب کو آگاہ کیا۔

"یار تمہیں اتنے سخت الفاظ نہیں استعمال کرنے چاہیے تھے وہ ایسی لڑکی نہیں ہے پسند کرنا جرم تو نہیں ہے اگر وہ تمہیں کرتی ہے تو۔" فارہ اسے پورچ میں لے کے آ گیا شاہ زین ہکا بکا حیرت و انبساط میں مبتلا ہو کر کھلے منہ کے ساتھ

اس کی بات پر چونک گیا۔

"فارہ شٹ اپ۔" وہ لب بھینچ کے اندر کے انتشار کو روکنے لگا جو کچھ دیر پہلے اس کی لپیٹ میں تھا وہ تو شکر تھا سب گھر والے اچھے تھے ورنہ تو وہ بے وقوف لڑکی اس کا کردار سب کے سامنے مشکوک بنانے پر تلی ہی تھی۔

"فارہ تم میری نرمی سے ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ تم ایسی بات کہہ رہے ہو جو ممکن نہیں اور ایسی لڑکی کے ساتھ جس نے میرے ساتھ کل کیا کیا۔" شاہ زین غصے سے ہی اکھڑ گیا آج دونوں آفس میں ہی دیر تک رکے تو فارہ نے موقع دیکھ کر اس سے بات شروع کردی۔

"تم نے بھی بہت غلط الفاظ ادا کیے ہیں شاہ زین عورت اگر اپنے کردار پر کسی کو کیچڑ اچھالتے ہوئے سن لے تو وہ شیرنی بن جاتی ہے خون کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتی ہے۔" فارہ تیز لہجے میں بولا، کیونکہ اسے بھی شاہ زین کا رویہ حوریہ کے ساتھ سخت گراں گزرا تھا کل سے حوریہ نے جانے کی رٹ لگائی ہوئی تھی مگر وہ اس پوزیشن میں اسے جانے نہیں دے رہا تھا کیونکہ سکندر احمد اور فوزیہ بیگم بہت پریشان ہوتے فارہ نے تو ان سے پہلے ہی شاہ زین کی اور حوریہ کے رشتے کی بات کر لی تھی جبکہ شاہ زین کے تو فرشتوں تک کو خبر نہیں تھی۔

"فارہ تم میری بہن کے شوہر ہو میں صرف اس وجہ سے تمہارا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ اے سی کی کولنگ میں بھی اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی جھٹکے سے ٹیبل پر دونوں ہاتھ ٹیک کے کھڑا ہو گیا۔

"ہم دوست پہلے بھی تھے اور اب بھی ہیں حوریہ تھوڑی زبان کی تیز ہی تو ہے ورنہ اس میں کوئی اخلاقی برائی نہیں ہے چاچو اور چچی جان نے اسے بس بہت لاڈ و پیار سے پالا ہے تو اس لئے تھوڑی خود سر ہے مگر تم سے شادی کے بعد سب سدھر جائے گی۔"

"میری طرف سے انکار ہے مجھے شادی اس سے کیا کسی سے بھی نہیں کرنی ہے سمجھے تم۔" لہجہ اتنا اکھڑ قطعیت بھرا تھا کہ فارہ نے لب بھینچ کے تاسف بھری نگاہوں سے اسے دیکھا جو اپنی بات پر جما ہوا تھا۔

"شاہ زین حوریہ تمہیں بہت پسند کرتی ہے اور پھر کہتے ہیں جو تمہیں پسند کرتا ہے اس سے شادی کرو تو زندگی اور خوبصورت ہو جاتی ہے۔" وہ اس کی ناراضگی اور غصہ کو اگنور کرکے پھر گویا ہوا۔

"مجھے تمہارے فلسفے پر ذرا بھی یقین نہیں ہے۔" جبکہ وہ سن کے تو حیران رہ گیا کہ فارہ کو کیسے خبر ہوگئی یہ تو وہ صرف جانتا تھا حوریہ کی آنکھوں میں اپنے لئے ہمیشہ پسندیدگی اور جذبے ہی دیکھے تھے مگر وہ کبھی بھی اسے خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"سوری مجھے جلدی گھر جانا ہے۔" وہ اپنا سیل اور گاڑی کی رنگ اٹھا کر کھڑا ہوا فارہ نے بھی اس کی تقلید کی۔

شب برات گزری تو رمضان بھی آ گئے حوریہ یہاں سے جانا چاہتی تھی مگر دادی جان نے رو رو کے اسے روک لیا تھا مگر اس کا دل شاہ زین کی کڑوی اور تلخ باتوں سے ایسا ٹوٹا تھا کہیں بھی دل نہیں لگ رہا تھا طبیعت میں بھی اداسی آ گئی تھی جبکہ تائی امی نے اسے یوں اداس دیکھا تو وہ اسے بھیجنے کے لئے مان گئیں کہ شاید اپنے گھر جا کر اس کی طبیعت ہی بدل جائے۔

"تمہارے بھائی کی اکڑ ہی ختم نہیں ہو رہی ہے ایک لڑکی کی اس نے سب کے سامنے تضحیک کی ہے ذرا احساس نہیں ہے۔" وہ اپنے بیڈ روم

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں دونوں ہاتھ پشت پہ جمائے غصہ سے چکر کاٹ رہا تھا اور ونیزہ ڈرتے کانپتے دل کے ساتھ ایسا قہر برساتا انداز دیکھ کر لرز رہی تھی ویسے ہی جب سے رمضان شروع ہوئے تھے اس کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی پورا دن گھر کے کاموں میں گزر جاتا۔

"میں نے تو انہیں منانے کی کوشش کر لی ہے اب کیا کروں۔" وہ منمنائی بیڈ کے سرے پہ وہ بیٹھی ہوئی تھی فارد پنڈولیم کی طرح ادھر سے ادھر گھوم رہا تھا۔

"اب تم کچھ مت کرو میں ہی کروں گا عقل ٹھکانے آ جائے گی۔" دھڑ سے بیڈ پر لیٹا وہ پیچھے ہو کر بیٹھی۔

"بھائی کہتے ہیں کہ ہم آپ لوگوں کے برابر والے نہیں ہے اور پھر وہ آپ کے آفس میں کام کرتے ہیں وہ انہیں ایک ملازم ہی سمجھتی ہے آپ لوگوں کا وہ ان کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں ہو سکے گی۔" ونیزہ نے بات بنائی۔

"وہ راضی تو ہو ہم اگر حیثیت دیکھتے نا آج میری شادی تم سے نہ ہوئی ہوتی۔" فارد نے تیز لہجے میں اس کی بات کے جواب میں کہا۔

"یہ بھائی کی زندگی ہے وہ جیسے چاہے گزاریں۔" وہ روہانسی ہونے لگی۔

"ٹھیک ہے پھر مجھے ہی حوریہ سے شادی کرنی ہوگی۔"

"کیا؟" ونیزہ کی سماعتوں پر بم ہی پھٹا تھا وہ متوحش زدہ سی بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی دل ایسا لگا بند ہونے لگا ہو وجود سکتے میں آ گیا۔

"ہاں بتا دینا اپنے بھائی کو۔ کیونکہ حوریہ کی حالت ایسی ہے کہ اگر اس کی شادی نہیں کی گئی تو وہ نفسیاتی مریضہ بن جائے گی۔" وہ بولتا جا رہا تھا ونیزہ کا دل ڈوب رہا تھا، آنکھوں کے سامنے دائرے سے آنے لگے ٹھنڈے پسینے پورے جسم پر آنے لگے اچانک ہی وہ بیٹھے سے دھڑ سے بیڈ پر گری فارد گھبرایا اور اس پر جھک گیا جو آنکھیں ہی نہیں کھول رہی تھی یہ اچانک سے اسے ہوا کیا تھا۔

گھر میں تو گویا خوشی کی ہی لہر دوڑ گئی تھی ونیزہ کا رو رو کے برا حال تھا فارد سے وہ بات نہیں کر رہی تھی آصفہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھیں ونیزہ نے جو اتنی بڑی خوشی دی تھی۔

"شکر ہے صاحبزادے کو کچھ عقل آئے گی باپ بن کے۔" آصفہ نے فارد کے سر پہ چپت لگائی جو میٹھی میٹھی پیار بھری نگاہوں سے ونیزہ کو دیکھ رہا تھا جو پشت پھیرے ہوئے بیٹھی تھی۔

"ونیزہ آج سے سحری میں بنایا کرے گی۔" شگفتہ نے اس کے ہاتھ تھام کے کہا۔

"یعنی اب یہ روایتی لڑکیوں کی طرح کسی کام کو ہاتھ ہیں لگائیں گی۔" وہ مسکرایا اتنی خوشی ہو رہی تھی کہ دل کر رہا تھا کہ ونیزہ کو بانہوں میں لے کے اتنا پیار کرے کہ وہ اپنی ساری خفگی بھول جائے۔

"اچھا میں تو چلوں افطاری میں ٹائم ہی کتنا ہے۔" شگفتہ چاچی اس کے رخسار پر ہلکی سی تھپکی دے کر چلی گئی تھیں آصفہ تو اس وقت سے اس کے ساتھ لگی ہوئی تھیں ونیزہ کو ڈھیروں شرم بھی آ رہی تھی حوریہ نے گلے لگا کر مبارکباد دی تھی۔

"رات میں وہ تراویح وغیرہ سے فارغ ہو کر آیا تو ونیزہ رو رہی تھی۔"

"اب رونا بے کار ہے یہ تو ہونا ہی تھا۔" معنی خیزی وہ شرارت سے مسکرایا وہ اس کی ناراضگی سمجھ رہا تھا۔

"ہاں اب میں بھی بے کار ہوں، جو دوسری شادی کی ضرورت پڑ گئی۔" رو رو کے خفگی بھرا شکوہ کیا فارد نے اس پر جھک کر اپنے جذبات اور

احساسات میں مبتلا ہو کر اس روتی بلکتی ونیزہ کو بانہوں میں سمیٹ لیا۔

"شاہ زین راضی ہو جائے تو یہ بھی نوبت نہ آئے۔" کان میں سرگوشی کی ونیزہ اس کے سینے میں منہ چھپا کر اپنی سسکیاں روکنے لگی۔

"آپ بلیک میل کر رہے ہیں میرے بھائی کو اور مجھے۔" وہ چیخی۔

"آہستہ چیخو ڈاکٹر نے کہا ہے نا ماں کا صحت مند ہونا ضروری ہے ورنہ بچہ کمزور ہوگا اور مجھے اپنا بچہ صحت مند چاہیے۔" وہ مسکرا کے شوخیوں میں مبتلا ہو کے اس کے چہرے پر جھک چکا تھا۔

"فارد بھائی فارد بھائی۔" حنظلہ کی زوردار آواز پر دونوں ہی چونک گئے وہ دروازہ بند کرنا بھول گیا تھا جیسے ہی فارد کی نگاہ پڑی وہ سیدھا ہو گیا حنظلہ الٹے قدموں واپس ہو گیا۔

"فارد بھائی کم از کم ڈور تو بند کر لیا کریں۔" وہ آنکھوں پہ ہاتھ رکھے کھڑا تھا فارد جھینپ کے رہ گیا ونیزہ تو شرم سے سر ہی نہیں اٹھا سکی۔

"تمہیں ناک کر کے آنا چاہیے تھا۔" وہ اپنی جھینپ مٹانے لگا۔

"میں نے کی تھی ناک مگر آپ......؟" آگے بولتے ہوئے وہ مسکرا دیا، فارد نے لب بھینچ کر ادھر ادھر دیکھا فان کلر کے قمیض شلوار میں ڈشنگ سا فارد آج پزل ہی ہو گیا تھا۔

"میں اس لئے آیا تھا کہ تایا ابو نے بلایا ہے آپ کو، پورا گھر چھان مارا جب آپ اپنی زوجہ کے پاس ملے۔" حنظلہ بھی اپنے نام کا ایک تھا فارد نے اسے گھورا اور ہاتھ پکڑ کے باہر نکالا وہ بھی گھورنے لگا۔

"کہو آتا ہوں۔" دروازے کی چوکھٹ پہ ہاتھ رکھ کے بولا۔

"ابھی چلیئے۔"

"جاتے ہو یا نہیں۔" اس نے مکہ تان لیا حنظلہ ہنستا ہوا چلا گیا، فارد اندر آیا تو ونیزہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی آج فارد پر کافی سرور طاری ہو رہا تھا اس کے ارادے بھی خاصے بدلے ہوئے تھے۔

"ابھی ابو کی بات سن کر آتا ہوں۔"

دو عشرے رمضان کے گزرتے اس نے اپنی تیاری کر لی تھی حوریہ شاہ زین کو صرف ایک بار مل کر اپنے کردار پر سے الزام ہٹانا چاہتی تھی ونیزہ کچھ دنوں کے لئے میکے رہنے گئی ہوئی تھی سوچا کہ اس سے وہیں جا کر مل لے گی اس طرح اسے بات کرنے کا موقع بھی مل جائے گا۔

"بھائی پلیز میری خاطر تو آپ اتنا کر ہی سکتے ہیں۔" ونیزہ اس کے کمرے میں چلی آئی تھی کسی طرح تو شاہ زین کو حوریہ سے شادی پر راضی کر سکے وہ گہری سوچ میں مستغرق تھا کیونکہ جو کچھ اس نے بتایا تھا سن کے اسے فارد پر غصہ ہی آ رہا تھا۔

"ونیزہ مجھے نہیں پتہ تھا فارد اتنا خودغرض نکلے گا۔" وہ شدت غم سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا امی الگ مغموم اور فکرمندی ہو گئی تھیں ونیزہ کی ایک تو حالت دوسری تھی اس پر مستزاد اس پر غم آن پڑا تھا اسے اپنی معصوم اور بھولی سی بہن کی بھی فکر تھی۔

"ٹھیک ہے اگر اس نے یہی شرط رکھی ہے تو میں صرف اپنی بہن کی وجہ سے راضی ہوں۔" وہ کڑے ضبط سے فیصلہ کر پایا تھا مگر آج اس کا دل فارد سے بھی خراب ہو گیا تھا وہ محض حوریہ سے شادی اپنی حیثیت کم ہونے کی وجہ سے نہیں کر رہا تھا بعد میں ایسی شادیاں کامیاب بھی تو نہیں ہوتی ہیں ونیزہ خوشی سے اپنے بھائی کے ہاتھ چوم لئے امی بھی مطمئن ہو کر مسکرا دی تھیں اسی وقت ڈور بیل بجی تینوں ہی چونک گئے رات کے گیارہ بجے کون ہو سکتا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

شاہ زین کو بیڈ روم کراس کر کے گیٹ کھول رکھا تھا سامنے وہ بلیک جارجٹ کے اسٹائلش شرٹ پر ٹراوزر میں ملبوس شولڈر کٹ بالوں کی پونی بنائے اپنی معصومیت سمیت سامنے تھی اس کی غیر متوقع آمد پہ وہ متحیر رہ گیا دونوں کی نگاہوں کا تصادم ہوا حوریہ نے سلام کرنے کے بعد نگاہ جھکا لی۔

"السلام علیکم!" فرزان اور حنظلہ آگے پیچھے اندر داخل ہوئے تھے حوریہ بھی جھجکتی ہوئی آئی امی نے فوراً ہی اسے دیکھ کر گلے سے لگا لیا کیونکہ شاہ زین کے فیصلے کے بعد سے وہ ہلکی پھلکی ہوگئی تھیں وینیزہ بھی حیرت زدہ تھی کہ وہ یہاں کیسے آ گئی۔

"میں نے سوچا یہاں آ کر مل لوں کل صبح میں سات بجے کی فلائیٹ سے جا رہی ہوں۔"

فرزان اور حنظلہ شاہ زین سے باتوں میں لگ گئے تھے حوریہ نے ایک چور نظر مسٹرڈ نیٹ میں بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس سوبر سے شاہ زین کو دیکھا جس نے خود بھی دو ایک بار اچٹتی نگاہ بھی ڈالی۔

"اور رک جاتی نا۔" وہ مسکرائی۔

امی تو ان سب کے لئے کچھ لینے کے لئے کچن میں چلی گئی تھیں جبکہ حنظلہ نے بہت منع کیا کہ افطاری کے بعد تو کچھ بھی کھانے پینے کا موڈ نہیں ہوتا۔

"نہیں مجھے اب جانے دو دل بہت اداس ہوگیا ہے۔" آہستگی سے وہ گویا ہوئی۔

"وینیزہ مجھے شاہ زین سے کچھ بات کرنی ہے اگر مجھے موقع ملے تنہائی میں کچھ کہنے کا۔" اسے جھجک تو آئی مگر جانے سے پہلے وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتی تھی اس کی نگاہوں میں خود کو گرانا تو وہ بھی نہیں چاہتی تھی کتنے سالوں سے اسے چاہ رہی تھی جب بھی آتی اسے دیکھنے کی وجہ سے زیادہ آتی تھی۔

"وہ حوریہ تم فکر نہیں کرو۔" وینیزہ اس کے ستے ہوئے چہرے کو مسکراتی ہوئی نگاہوں سے دیکھنے لگی حوریہ پہلو بدل کر رہ گئی شاہ زین کی فہمائشی اور سرد نگاہیں اس پہ جمی تھیں بلیک جارجٹ کے کپڑوں میں تو آج اس کا حسن تک سوگوار لگ رہا تھا اس دن کے بعد سے تو اس نے سامنے تو کیا نگاہ تک ملانا چھوڑ دیا۔

وینیزہ کے بہت سمجھانے اور منت کرنے پہ وہ ائیرپورٹ پر آ گیا تھا فارد کو بھی حیرانی کا جھٹکا لگا تھا حوریہ نے جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنے سوٹ کیس کھینچا شاہ زین خفیف سا ہو گیا بلیک کپڑوں میں ناراضی اور خفگی لئے ہوئے تھی ائیرپورٹ وہ دونوں ہی اسے سی آف کرنے آئے تھے۔

"یار یہ بہت ناراض اور غصے میں لگ رہی ہے۔" فارد نے اس کے کان میں سرگوشی کی شاہ زین نے جواب میں اسے گھورا۔

"تم تو بات ہی نہیں کرو میرے بہنوئی ہو اس لئے برداشت کی ہے میں نے تمہاری بکواس۔" وہ مشتعل سا ہو گیا حوریہ آگے بڑھتی جا رہی تھی فارد نے مسکرا کے سر کھجایا کیونکہ اس کی دھمکی جو کارگر ثابت ہوئی تھی۔

"مسٹر شاہ زین میں ایسی لڑکی نہیں ہوں کہ مردوں کے آگے پیچھے پھروں میں بہت صاف دل کی لڑکی ہوں میں نے آپ سے پتہ نہیں کیوں محبت کر لی ہے مگر آپ کے اس دن کے جملے نے میرے کردار کو بکھیر کے رکھ دیا ہے جو کچھ آپ کے لئے اچھا سوچتی تھی سب ختم ہو گیا۔" لہجہ اتنا ٹوٹا ہوا بھیگی ہوئی آواز کے ساتھ تھا وہ شرمندگی اور ندامت میں گھر گیا حوریہ نے اتنا سیریس لیا تھا اس کی باتوں کو وہ سوچ بھی نہیں سکا تھا۔

"آج کے بعد بھی نہیں آؤں گی یہاں اور نہ آپ کے سامنے آؤں گی۔" آنکھوں میں آنسو حسرت لئے وہ اندر کی جانب بڑھ گئی شاہ زین کو ایسا لگا آسمان سر پہ آن گرا ہو اتنا سنجیدہ تو اس نے حوریہ کو بھی نہیں دیکھا تھا وہ تو صرف محض اپنی حیثیت کی وجہ سے اس کے بارے میں اچھا سوچنا نہیں چاہتا تھا وینیزہ کی تو شادی ہو گئی تھی وہ ایڈجسٹ بھی کر گئی تھی اور حوریہ جبکہ ابھی بھی اکلوتی جیسے اس کے ساتھ ایڈجسٹ ہو سکے گی فارد اس کے پژمردہ قدموں کو دیکھنے لگا سر جھکا ہوا تھا دور سے اس نے دیکھا تھا حوریہ نے کچھ کہا تھا سارے راستے دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی شاہ زین کے دل میں بے چینی بڑھ گئی تھی کیونکہ صرف وہی نہیں وہ بھی تو اسے چاہ رہی تھی وہ بے کل سا ہی رہا تھا وینیزہ گھر چلی گئی تھی وہ بھی اپنے کام میں مصروف ہو گیا دوسری جاب آج کل ڈھونڈ رہا تھا رمضان کا تیسرا عشرہ اور پھر عید بھی گزر گئی شاہ زین کے دل و دماغ سے حوریہ کا خیال ہی نہیں نکل رہا تھا۔

حسن احمد نے سنا تو اسے خوب ڈانٹا وہ سر جھکائے مودب بنا ان کے سامنے بیٹھا تھا جبکہ فارد نے بھی اسے خوب سنائی تھی کہ کیوں جاب کا وہ سوچ رہا ہے۔

"بیٹا آپ کو مجھ سے کوئی شکایت ہے جو تم دوسری تلاش کرنے لگے۔"

"نہیں انکل ایسی بات نہیں ہے وہ میں چاہتا ہوں کہ جب تین اور کرنے کا تجربہ بھی ہونا چاہیے۔" شاہ زین پہلو بدل کر بات بنانے لگا جبکہ وہ جاب اس لئے بھی تلاش کر رہا تھا کہ اگر حوریہ سے اس کا رشتہ طے ہوگا تو پہلے وہ خود کو یہاں سے ہٹا لے تو زیادہ اچھا ورنہ اس کے سامنے وہ پراعتماد نہیں رہ سکے گا حسن احمد اس کے تایا ابو تھے اور ان کے انڈر میں کام نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔

"بالکل فضول سوچ ہے تمہاری پتہ ہے سارے آفس کے کام تم نے ہی سنبھالے ہوئے ہیں۔" فارد کو تو غصہ آ گیا کشن اٹھا کر اس نے کارپٹ پر پٹخا تھا، حسن احمد کی گھورتی اور غضب ناک نگاہوں نے فارد کو پزل کر دیا تھا، وینیزہ ان لوگوں کے چائے کے ساتھ لوازمات لے آئی تھی حنظلہ نے بھی اسی وقت انٹری دی ماربل کے چکنے فرش پر سلپ مار کے فارد نے ٹانگ اڑا کے اسے گرا دیا۔

"بھی انسانوں والی کی حرکت مت کرنا۔" حسن احمد نے دیکھا تو ناگواری سے فارد کو سخت سست سنائی حنظلہ اپنا گھٹنا پکڑتے وہیں کوریڈور میں بیٹھ گیا۔

"تایا ابو انہیں تو مجھ سے کچی دشمنی ہے۔"

"ہاں بس شروع کر دو تم دونوں اپنی بحث۔" انہوں نے حنظلہ کو بھی ڈانٹ دیا وہ جز بز سا ہو گیا وہاں سے کھسک جانے میں عافیت جانی وینیزہ کو ہنسی آ رہی تھی۔

"تمہیں کل اسلام آباد بھی جانا ہے فارد تو گدھا ہے یہ مجھے پتہ ہے کوئی کام وقت پر اور ڈھنگ سے نہیں کرتا ہے تم نے وہاں میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے اور تم رہو گے سکندر کے گھر۔" حسن احمد نے سارا پروگرام ترتیب دے کر اسے بتایا شاہ زین سن کے گھبرایا کیونکہ ان کے گھر جا کر کیسے رہ سکتا ہے جبکہ حوریہ کے ساتھ اس نے کچھ اچھا تو نہیں کیا۔

"آفس میں ہوٹل میں رک جاؤں گا۔" وہ منمنا کے گویا ہوا، فارد کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ وہ اس کا جھجکنا گھبرانا گڑبڑانا سب سمجھ رہا تھا مگر حسن احمد اپنا فیصلہ سنا کر چل دیئے تھے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اگر بھائی کو پتہ چل گیا یہ سارا پلان آپ کا مرتب کردہ ہے تو سوچ لیں بہت برا ہو گا۔'' وشیزہ اس کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے گویا ہوئی جو یونہی مسکرا رہا تھا اس نے تو تہیہ کر لیا تھا کہ حوریہ اور شاہ زین کی شادی کروا کے رہے گا حالانکہ اسے خبر تھی حوریہ شاہ زین کے نام سے چڑنے لگی تھی۔

''حوریہ بھی کم ہنگامہ نہیں کرے گی۔'' وہ ٹیبل پہ فارد کا سیل رکھتے گئی جو مسلسل ہاتھ میں لئے بٹن دبائے جا رہا تھا اسے یہی برا لگتا تھا۔

''یہ دونوں جب تک خود آمنے سامنے بیٹھ کے بات نہیں کریں گے ایسے تو ان کی کبھی نہیں صلح ہو سکتی ہے۔'' اس نے وشیزہ کے ہاتھ سے پھر سیل جھپٹا وہ پیچھے کرنے لگی اسی افتاد میں وشیزہ کا ہاتھ پھسلا اور فارد کے اوپر آ گئی مگر چیخ بھی نکل گئی۔

''کیا کرتے ہیں مجھے تکلیف ہوتی ہے۔'' ایک تو جب سے تخلیق کے مرحلے سے گزر رہی تھی کمزور بھی ہوتی جا رہی تھی راتوں کو نیند نہیں آتی تھی۔

''سوری زور سے تو جھٹکا نہیں لگا۔'' اس پر جھکا وہ پوچھ رہا تھا، وشیزہ نے مسکرا کے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو ہر وقت ہی اس کے لئے پیار سموئے دیکھتا تھا نفی میں اس نے سر ہلایا۔

وشیزہ اس کے رومینٹک ہونے پر اکثر گھبرا جاتی تھی کیونکہ پھر وہ اپنی باتوں سے بھی اسے بہت تنگ کرتا تھا۔

''کتنا مزا آئے گا جب شاہ زین کی شادی حوریہ سے ہو گی۔'' فارد کو تو ابھی سے سوچ کے خوشی ہو رہی تھی پھر اسے حوریہ کے لئے شاہ زین ہر طرح سے ہی مناسب لگا تھا جب اس نے حوریہ کی آنکھوں اور باتوں میں شاہ زین کے لئے محبت دیکھی تو سوچ لیا تھا دونوں کو ایک کر کے ہی رہے گا۔

''پتہ نہیں بھائی خوش بھی رہیں گے یا نہیں۔'' وشیزہ کو اپنے بھائی کی عادت کا بھی پتہ تھا ازلی ضدی تھا غصہ بھی بہت تھا مشکل سے ہی اس نے منایا تھا ورنہ شاہ زین اور مان جائے ناممکن بات تھی۔

''آپ نے بھی بلیک میل کر کے بھائی کو راضی کیا ہے۔'' وہ بولی۔

''کیا کروں ایسا کھڑوس تمہارا بھائی ہے مشکل سے قابو آتا ہے ایسی چال میں نے چلی چال میں پھنس گیا۔'' فارد کے لہجے میں فتح مندی تھی وشیزہ نے تو رو رو کے اپنا حشر کر لیا تھا جب فارد نے اسے اصل بات بتا دی تھی۔

''میرے بھائی کو ایسا مت بولا کریں۔'' وہ برا مان گئی کروٹ بدل کے ناراضی کا اظہار کیا۔

امی کو اس نے ابھی رشتے کی بات کرنے سے منع کر دیا تھا کیونکہ پہلے وہ حوریہ کو منانا چاہتا تھا جو رضا مندی کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتا تھا اور اگر اس نے غصے میں انکار کر دیا تو یہ اس کی انا پہ کاری ضرب لگے گی ساری تیاری کر کے وہ شام پانچ بجے کی فلائیٹ سے چلا گیا تھا بقرہ عید کی آمد آمد تھی اور وہ اس سے پہلے ہی خوشیاں حوریہ کو دینا چاہتا تھا۔

''پہلے کچھ دیر آرام کر لو بعد میں پھر چلے جانا۔'' سکندر احمد، شاہ زین کو بلیک پینٹ پر آف وائٹ شرٹ میں ملبوس ستائشی نگاہوں سے دیکھنے لگے جب سے فارد نے ان سے کہا تھا کہ حوریہ کے لئے شاہ زین کیسا رہے گا اس دن سے وہ بہت خوش تھے۔

''وہ انکل مجھے رات میں ہی میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے دس بجے۔'' وہ بڑے صوفے پر ٹانگ

پہ ٹانگ جمائے بیٹھا تھا حوریہ کو فوزیہ بیگم نے چائے وغیرہ لانے کو کہا تھا جو لگتا تھا ڈرے ونڈے ہی آئی تھی چہرے پہ نہ تو کوئی حیرانگی تھی حوریہ کی آنکھوں کی جوت بجھی ہوئی تھی نگاہ تک نہ اٹھائی ساری شوخی بھی لگتا تھا وہ کراچی میں چھوڑ آئی ہے بلیو کاٹن کے ایمبرائیڈی کے سوٹ میں اپنے سپاٹ چہرہ لئے چائے کا کپ اسے تھمایا۔

''حوریہ بیٹا آپ شاہ زین کا روم ایک بار پھر نوراں سے کہہ کر ٹھیک کروا دو۔'' فوزیہ بیگم نے اسے گویا یاد دلایا وہ سر ہلاتی ہوئی چلی گئی۔

''اونہہ ظالم انسان میرے زخموں پہ نمک چھڑکنے چلا آیا کتنی مشکل سے خود کو سنبھالا تھا پھر بے چینی کے پھر سے کر آ گیا۔'' بیڈ روم اس نے خود سیٹ کیا وسیع و عریض بیڈ صوفہ سیٹ وارڈ روب سب ہی کچھ جدید طرز پر ہی تھا وہ نکل ہی رہی تھی کہ شاہ زین اندر چلا آیا دونوں کی نگاہوں کا تصادم ہوا وہ سائیڈ سے نکل کر جانے لگی۔

''سلام و دعا بھی کوئی چیز ہوا کرتی ہے۔'' پشت پھیرے بغیر اس نے طنز سے مخاطب کیا وہ بل کھا کے اپنا آنچل شانوں پر ڈال کے زخمی خونخوار شیرنی کی طرح اس کے سامنے آ گئی۔

''کیوں آ گئے ہیں یہاں میں نے خود کو بہت مشکل سے سنبھالا تھا۔'' اتنی ناگواری اور سرخی اس کی فسوں خیز نگاہوں میں تھی۔

''آپ کیا سمجھ رہی ہیں میں آپ سے معافی مانگنے آیا ہوں۔'' اس نے گویا جلتی پر تیل کا کام کیا حوریہ کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی۔

''سوچ لیں کردار کی ٹھیک نہیں ہوں کیا پتہ آپ کی عزت کو خطرہ ہو۔'' طنز میں ڈوبا نشتر زہر خند لہجے میں پھینکا غصہ اور اشتعال اپنا وہ مٹھیاں بھینچ کے روک رہی تھی شاہ زین کو اس کا یہ روپ بھی اتنا دلکش لگ رہا تھا کہ وہ مبہوت زدہ سا رہ گیا نرم و نازک سرخ و سفید ہاتھ کی موٹی انگلیاں نازک ستواں ناک نازک سا سراپا شولڈر کٹ بالوں کو کیچر میں مقید کیا ہوا تھا۔

''مسٹر شاہ زین احمد سوچ لیں میں آپ کو رجھانے کے طریقے بھی جانتی ہوں کیونکہ میرا کردار تو ہے ہی خراب۔''

''پلیز حوریہ میں آپ سے اس وقت لڑنے کی قطعی موڈ میں نہیں ہوں۔'' شرمندگی سے اس نے نگاہیں ہی چرائی تھیں کیونکہ حوریہ کو اپنی ذات پر ایسے الزام ابھی تک نہیں بھولے تھے۔

''میں لڑنے کی موڈ میں ہوں کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا۔'' آنکھوں میں پھر حسرت محرومیاں کانچ کی طرح چبھنے لگیں۔

''اس وقت تو مجھے نہیں جانا ہے فرصت سے بتاؤں گا کیوں کیا تھا میں نے ایسا۔'' اسے نظر انداز کر کے وہ اپنا سوٹ کیس کھولنے جھک چکا تھا اور وہ پیچ و تاب کھاتی پیر پٹختی دھڑ سے کمرہ کا دروازہ بند کرتی چلی گئی تھی اس کے ہر انداز میں خفگی غصہ ناراضگی تھی شاہ زین سے کچھ بھی مخفی نہیں تھا۔

دو دن اسے کام مکمل کرنے لگے اتنی مصروفیت رہی کہ حوریہ سے سامنا ہی نہیں ہو سکا تھا اسے آئے ہوئے تیسرا دن تھا اس دن اس کی آنکھ جلدی کھل گئی تھی وہ غسل کر کے وائٹ قمیض شلوار میں ملبوس بیڈ روم سے نکلا حوریہ سے اس کا تصادم ہو گیا پنک کپڑوں میں اس کا سراپا چمک رہا تھا کچن میں موجود جانے کیا بنانے میں لگی ہوئی تھی شاہ زین حیرانگی سے دروازے کی چوکھٹ پہ کھڑا دیکھ رہا تھا کیونکہ نوراں اس کے ساتھ کھڑی تھی۔

''حوریہ بی بی اتنی مشکل سے میں نے یہ ملایا ہے۔'' وہ کسی آمیزے کو لئے اس سے مخاطب تھی اور خاصی پریشان تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''چھوڑو تم مجھے ہی کرنے دو دیکھو جب تک شاہ زین اٹھے یا نہیں ان کا ناشتہ پھر ریڈی کرنا۔'' وہ کاؤنٹر پر ڈھیروں لوازمات پھیلانے جانے کیا کر رہی تھی شاہ زین کے لب مسکرانے لگے پوری حسرتوں تھی کی اس وقت وہ ساتھ میں اس کی فکر بھی تھی وہ پرشوخ نگاہوں سے اس کی ساری حرکات وسکنات دیکھ رہا تھا۔

''او جی حوریہ بی بی شاہ زین باؤ تو یہ رہے۔'' وہ حیرانگی سے بولی حوریہ تو اچھل ہی گئی گھبراہٹ میں چیچ نیچے گرا آنچل تو اس نے چیئر پہ ڈالا ہوا تھا جھٹ وہ اٹھانے آگے بڑھی انڈوں کا شاپر نیچے گرا وہ حواس باختہ ہوگئی شاہ زین بھی جز بز سا ہوگیا۔

''اتنی آپ کی دہشت ہے سب گروا دیئے۔'' وہ اپنی جھینپ چھپانے کی نوراں تو فوراً صفائی میں لگ گئی شاہ زین نے دونوں ہاتھ سینے پہ لپیٹ لئے دائیں رخسار پہ جھولتی لٹ کو وہ پیچھے کر رہی تھی کہ سر اور چہرہ پر میوولگ گیا۔

''سوری۔'' شرمندہ ہونے کی ایکٹنگ کی جبکہ اس لمحے اسے حوریہ کا حلیہ خاصا محظوظ کر رہا تھا سب سے الگ اس کا انداز لگا۔

''تم یہ کیا کر رہی ہو ناشتہ بناؤ۔'' اس نے نوراں کو ڈپٹ کے کہا وہ بے چاری سہم کے کھڑی ہوگئی جدید طرز کا امریکن کچن صاف ستھرا ہی پڑا تھا وہ جائزانہ جائزہ لینے لگا۔

''کیوں آپ کو ناشتہ بنانا نہیں آتا۔'' الٹا شاہ زین نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔

''سب کچھ آتا ہے مگر آپ کے لئے نہیں بناؤں گی۔'' تڑخ کے بے مروتی سے جواب دیا۔

''مشاق کیا کیا آتا ہے۔'' وہ ترنگ میں آ کر شوخ سے لہجے میں پھر گویا ہوا، حوریہ تو حیرت و انبساط کی تصویر بنی شاہ زین کے رویہ پہ چونک گئی کب وہ ایسے لہجے میں بولا تھا بھول کے تک تو اسے ہنسی آتی نہیں تھی اور آج تو اس کے سارے ہی انداز بدلے ہوئے تھے۔

''بولئے کیا کچھ آتا۔'' جھک کے پھر سرگوشی میں پوچھا، تو اس کا سنتا نوتا دل نے پھر دھڑکن شروع کر دیا اتنے قریب تھا کہ ناک میں اس کے مخصوص کلون کی خوشبو اسے بے خود کرنے لگی۔

''کیوں مجھے خوش فہمیوں میں مبتلا کرتے ہو کیوں میری جان لینے پہ تلے ہو۔'' وہ گھبرا کے سوچنے لگی اسے پیچھے آتے تکتے شاہ زین اس کی کیفیت سے لطف لینے لگا اس وقت حوریہ کی زبان کو بھی بریک لگا ہوا تھا۔

''آپ کے لئے بنانے کوئی فائدہ نہیں پھر غلط الزام میرے کردار پہ لگا دینگے کہ میں نے آپ کو اپنی جانب مائل کیا ہے۔'' وہ آہستگی سے گویا ہوئی مگر دل کی اداسی لہجے میں واضح تھی۔

''حوریہ آئی ایم سوری۔'' وہ شرمندہ سا گویا ہوا تین دن سے وہ یہی تلخ سے جملے طنز میں ڈوبے کے اس پر اچھال رہی تھی اور جبکہ اس نے حوریہ میں ایسی کوئی بھی بات نہیں دیکھی تھی کہ جو اس کے کردار کو خراب ظاہر کرتی وہ خود ہی اپنی نظروں میں گر گیا تھا۔

''نہیں چاہیے مجھے آپ کا سوری۔'' دانت میچے مگر آواز کو نیچا ہی رکھا، نوراں وہاں موجود تھی، شاہ زین بھی وہاں رک کر ایسا کوئی ہنگامہ نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس کے کردار کو بھی مشکوک ظاہر کرے وہ روٹھی ہوئی تو تھی منانا تو ضروری تھا۔

ونیزہ اور فارد کے فون مسلسل اس کے پاس آ رہے تھے ونیزہ روز پوچھتی کہ حوریہ کو منایا بھی یا نہیں وہ اسے ٹال دیتا تھا یہ کہہ کر اس موضوع پہ ابھی تک بات ہی نہیں ہوئی ہے۔

بقرہ عید میں کل پندرہ دن تھے سکندر احمد نے اسے کہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ منڈی چلے جبکہ وہ واپس کراچی جانا چاہ رہا تھا وہ پھر ان کے ساتھ وہ چلا گیا تھا سکندر احمد اور فوزیہ بیگم دونوں ہی مشفق ہستیاں تھیں دونوں میں غرور نام کو نہیں تھا حوریہ کی انہوں نے تربیت اچھے انداز میں ہی کی تھی اس کا اندازہ تو اسے یہاں رہ کے ہوا تھا۔

پھر اس نے جانے کی تیاری کر لی سارے کام ہی نمٹ گئے تھے بلیک ڈریس پینٹ پہ بلیو شرٹ میں نفاست سے سنورے بال وہ حوریہ کے قریب چلا آیا وہ ہال کمرے میں بیٹھی فون پہ کسی سے بات کر رہی تھی فوزیہ بیگم اور سکندر احمد کہیں گئے ہوئے تھے۔

''میں کل جا رہا ہوں۔'' شاہ زین نے قدرے توقف کے بعد مبہم آواز میں گویا ہوا۔

حوریہ نیلی فون سیٹ اٹھا کر اسٹینڈ پر رکھ رہی تھی اسے یوں سامنے دیکھ کر چھوڑ سی ہوگئی مگر دل کے چور کو آنکھوں کے رستے نمایاں ہونے نہیں دینا چاہتی تھی وہ اس کے دل میں ابھی بھی اسی طرح موجود ہے۔

''آپ کی مرضی مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔'' سرد مہری اور بے نیازی دکھائی شاہ زین کی گہری نگاہیں اس کے نازک سراپے پہ الجھ رہی تھیں جو لیمن کپڑوں میں اتنی سویری لگ رہی تھی وہ دنگ سا رہ گیا۔

''میں نے سوچا تھا شاید آپ مجھے معاف کر دیں مگر آپ تو اتنی سخت ناراض ہیں اور مجھ سے خفا کھائے ہوئے ہیں کہ نگاہ تک نہیں ملاتی ہیں۔'' وہ سامنے والے صوفے پہ براجمان ہوگیا وہ اس کے لہجے پہ چونک گئی وہ اور معافی یہ بھی انہونی تھی۔

''آپ نے جو میرے ساتھ سلوک کیا ہے وہ الفاظ مجھ بھولتے نہیں ہیں ارے یہ تو میں نے اپنے پاپا اور امی کو نہیں بتایا ہے ورنہ آپ یہاں اتنے آرام سے رہ نہیں سکتے تھے۔'' اسے شاہ زین کی سرد مہری دکھائی آخر پن سب بہت ناگوار گزر رہا تھا ہر وقت ایک سے ہی موڈ میں رہتا تھا۔

''احسان ہے آپ کا۔'' طنز و استہزائیہ لئے گویا ہوا۔

''خیر میں یہ بھی سوچ کے آیا تھا کہ پہلے اپنا پرپوزل آپ کے سامنے میں خود رکھوں گا مگر آپ تو مفاہمت کی گنجائش ہی نہیں نکال رہی ہیں۔''

''جی!'' اس کی تو حیرت سے آنکھیں پھٹی ہی تھیں منہ بھی کھل گیا۔

''سوری مجھے معاف کر دیجئے گا میں نے آپ کو بہت سخت الفاظ کہے ہیں میں ہوں ہی نہیں آپ کے قابل کے آپ کا ہاتھ تھام کر زندگی کے سفر پہ ساتھ چل سکوں۔'' اس نے اب ٹریک ہی چینج کر دیا کیونکہ اسے اندازہ تھا حوریہ کا غصہ اوپری ہے وہ اب بھی اسی طرح اس سے محبت کرتی ہے اکثر اس نے اس کی چوری پکڑی تھی۔

''میں سکندر انکل سے بھی بات کی تھی انہیں تو اعتراض نہیں تھا مگر زندگی مجھے آپ کے ساتھ گزارنی ہے جب آپ ہی کے دل میں میرے لئے کچھ نہیں تو رشتہ قائم کرنا بھی فضول ہے کیونکہ رشتے تو محبت سے پروان چڑھتے ہیں۔'' شاہ زین اپنی گفتگو اور آواز سے ایسا تاثر پیش کر رہا تھا جیسے وہ اس کے لئے ہار گیا ہو۔

حوریہ کی تو سماعتوں پر وہ بم گرا رہا تھا یہ کیا کہہ رہا تھا منزل قریب آ کر وہ دور جا رہا ہے وہ لب کچلنے لگی اتا بھی آنسو تھی مٹھیاں بھینچ لی۔

''ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجئے گا، شاید قسمت میں ملنا ہی نہیں تھا آپ کا۔'' اس کی کیفیت سے وہ اندر ہی اندر خوش ہو رہا تھا حوریہ گم صم سی کھڑی تھی وہ چلا بھی گیا تھا مگر اپنا تاثر چھوڑ کر۔

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

''مغرور انسان بد دماغ مجھ سے معافی بھی احسان کر کے مانگ رہا تھا اور رشتہ بھی ایسے دے رہا تھا جیسے میں شروع سے اسے مایوس ہی تو کرتی آ رہی ہوں۔'' اس کے جانے کے بعد بہت ہی روئی دل میں اس کے آگ لگا کے چلا گیا تھا کسی پل چین نہیں آ رہا تھا سکندر احمد کو بھی اعتراض نہیں تھا حوریہ کو یہ بھی حیرانگی تھی کہ امی اور پاپا نے ذکر تک نہیں کیا۔

''شاہ زین احمد تم نے میرے ساتھ کبھی اچھا کیا ہی نہیں ہے خود پسند انسان دیکھنا سکون کو ترسو گے۔'' وہ فون پر رو رو کے اسے برا بھلا کہہ رہی تھی ادھر مکمل خاموشی تھی جیسے وہ سن ہی نہیں رہا ہو۔

''آپ کی کوئی حق نہیں پہنچتا مجھے بد دعا دینے کا۔'' سخت اور درشت لہجے میں گویا جھاڑ پلائی وہ دل مسوس کے رہ گئی ہمیشہ زچ کرتا تھا کبھی غلطی مانتا ہی نہیں تھا کیسا جذبات سے عاری شخص ہے۔

''آپ نے میری بہت انسلٹ کی ہے۔'' اس نے دہائی دی۔

''شٹ اپ میں آپ سے بات کرنا تک نہیں چاہتا۔'' اس نے بھی ترکی بہ ترکی اسے جواب ہی دیا حوریہ کے کان سے سیل لگا ہوا تھا آنسو جھل جھل اس کی گود میں گر رہے تھے وہ بے حس بنا اس کا تماشہ ہی تو دیکھ رہا ہے۔

''آئندہ میرے سیل پر کال کرنے کی بھول سے بھی غلطی مت کیجئے گا۔'' نروٹھے پن سے کہہ کر لائن کٹ کر دی گئی تھی پورا دن کمرے سے باہر نہیں نکلی وہ تو صبح امی نے زبردستی باہر نکالا کیونکہ دادی جان کا فون آیا تھا۔

''کیا حالت بنائی ہوئی ہے حوریہ کیا بات ہے میری بچی۔'' وہ تو ماں تھیں تڑپ ہی گئیں اسے اپنے گلے سے لگا لیا حوریہ خوب پھوٹ پھوٹ کے روئی وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھیں کیوں وہ رو رہی ہے۔

''حوریہ بات کیا ہے مجھے بتاؤ۔'' انہوں نے اس کے بال بڑے پیار سے سمیٹے وہ ان کے شانے سے لگ کے بیٹھی تھی ماں کے آگے تو دل اور رنجور ہو گیا۔

''امی ہم دادی جان کے گھر چلے وہاں بقرہ عید سب کے ساتھ منائیں گے۔'' اس نے اچانک سے فیصلہ کیا۔

''ہاں وہ تو ہم جائیں گے ہی کیونکہ آپ کی دادی جان نے تایا ابو سب نے وہاں بلایا ہے۔'' وہ مسکرا کے اسے بتانے لگیں مگر اصل بات اس سے مخفی رکھی کیونکہ یہ بھی فارد نے منع کیا تھا۔

''کل ہی چلیں۔'' وہ بچوں کی طرح ضد کرنے لگی۔

''ارے لڑکی پہلے کچھ شاپنگ تو کر لیں ہم۔'' وہ اس کی بے قراری پر ہنسی تھیں۔

دو دن میں دونوں نے خوب شاپنگ کی مگر حوریہ حیران تھی کہ امی یہ خاص قسم کی شاپنگ کیوں کر رہی ہیں تین دن بعد وہ سب کچھ پیک کر کے کراچی جانے کے لئے تیار تھے۔

ائیر پورٹ پر فارد حنظلہ ہنستے مسکراتے تھے حوریہ پھیکی سی ہنسی ہنس کے رہ گئی کیونکہ لاسٹ ٹائم شاہ زین اسے لینے آیا تھا کتنی لڑائی کی تھی اس نے پورا سارا راستہ سوچوں میں گزر گیا اور ہر سوچ شاہ زین تک جاتی تھی ایک مہینے بعد ہی وہ پھر ان سب کے درمیان تھی سب کے ہی اسے معنی خیز چہرے بھی لگ رہے تھے بزرگ حضرات جانے کیوں شاہ زین کے گھر جا رہے تھے حوریہ سے برداشت نہیں ہوا۔

''چاچی آپ سب شاہ زین کے گھر کے کیوں اتنے چکر لگا رہے ہیں۔'' وہ بولی۔

''وہ شاہ زین کا عید کے بعد نکاح ہے۔''

شگفتہ چاچی نے اسے بتایا وہ تو سناٹے میں آ گئی دل میں دھڑام دھڑام ہوا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا شگفتہ چاچی فرزان کو جانے کیا لسٹ تھی جو تھما رہی تھیں جو انہوں نے حوریہ کا چہرہ نہیں دیکھا وہ اپنی باتوں سے لگ گئی تھیں اور وہ اپنے ٹوٹے بکھرے وجود کو سنبھالتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔

''امی اتنا کیوں آپ شور شرابا کر رہی ہیں صرف نکاح ہے وہ سادگی سے بھی کیا جا سکتا ہے۔'' شاہ زین نے ساری چیزوں کو فہمائشی اور تنقیدی نگاہوں سے دیکھا۔

''کیا ہے بھئی ہمیں اپنے ارمان تو نکالنے دیں۔'' ونیزہ جھنجلاتے ہی گرین سوٹ کو ڈبے میں رکھنے لگی آج ہی ٹیلر کے سے سل کے آئے تھے۔

''یہ سب آپ لوگوں کی ضد کی وجہ سے میں چپ ہوں۔'' وہ پشت پر دونوں ہاتھ ٹکائے لاؤنج میں ان لوازمات پر تنقید اعتراض بھی کر رہا تھا۔

''آپ چپ کر کے کمرے میں بیٹھئے پھر ایک ہی بھائی ہے میں تو سارے ارمان نکالوں گی کیوں امی۔'' اس نے اس سے تائید پوچھا وہ بھی مسکرا کے سر ہلانے لگیں شاہ زین بے زاری سے اپنے کمرے میں چلا گیا ونیزہ نے سب کچھ پیک کر کے رکھ دیا تھا بقرہ عید میں صرف دو دن تھا نکاح کی تقریب کا اہتمام حسن احمد کے گھر ہی تھا کیونکہ شاہ زین نے فضول کی ہیڈک کو پہلے ہی منع کر دیا تھا سب کو پھر ماننی ہی پڑی تھی۔

شام میں اسے حسن احمد نے بلایا تھا وہاں حوریہ سے سامنا لازمی تھا اسے خبر بھی تھی وہ غصہ میں ہی ہوگی پھر فارد نے سب کچھ بتانے سے منع بھی کیا ہوا تھا ورنہ وہ شیرنی بن کے اس سے لڑنے چلی آتی۔

ونیزہ کو وہ چھوڑنے بھی آیا تھا سکندر احمد نے اسے گلے لگا کر پیار کیا تھا۔

''آخاہ لوگوں کو تو بہت اہمیت حاصل ہوگئی ہے کیوں ونیزہ۔'' فارد نے اس کے بیٹھتے ہی شوخی سے لقمہ دیا۔

حوریہ وہیں دادی جان کے پاس بیٹھی ان کے پاؤں دبا رہی تھی شاہ زین پر اچٹتی نگاہ ضرور ڈالی مگر وہ دیکھنے سے گریز کر رہا تھا سب کے سامنے اسے عجیب بھی لگ رہا تھا رشتے میں بندھنے جا رہا تھا احساسات بھی خوش کن تھے۔

''فارد بھائی کچھ لوگوں کو فضول میں بھی اپنی اہمیت کا زعم ہوتا ہے۔'' حوریہ کا طنز سب نے ہی سنا۔

حنظلہ نے سیٹی ہی بجائی تو فرزان نے زور دار اس کی پشت پر دھپ رسید کی وہ کھانسنے لگا کیونکہ کچھ شک نہیں وہ سب بک بھی دیتا۔

''شاہ زین حوریہ تو تم سے تو خار کھائے بیٹھی ہے۔'' فارد نے دونوں کو ہی بغور دیکھا حوریہ کے چہرے پہ بے زاری ناگواری نخوت تھی جبکہ شاہ زین کے چہرے پہ اطمینان تو تھا مگر وہ سب کے درمیان نروس ہو رہا تھا کیونکہ سکندر احمد کی موجودگی جو وہاں تھی وہ پھر حسن احمد سے مل کے جلدی ہی وہاں سے نکل گیا مگر حوریہ لگتا تھا پہلے ہی پورچ میں جا کر کھڑی ہوئی تھی۔

''کون سی لڑکی ہے جس کی قسمت آپ سے پھوٹ رہی ہے۔'' رقابت حسد و جلن اس کے لب و لہجہ میں تھا۔

''ہے ایک لڑکی جو مجھے خود سے بھی زیادہ چاہتی ہے مل لیجئے گا پرسوں اس سے۔'' وہ دل جلانے والے انداز میں گویا ہوا پنک کپڑوں میں اس کی رنگت غصے کی وجہ سے لال بھبھوکا ہی ہو رہی تھی۔

''مجھے کوئی شوق نہیں ہے اس لڑکی سے ملنے کا۔'' جھٹ بولی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اس لیے کہا تاکہ آپ کو پتہ تو چلے وہ لڑکی کتنی کردار کی اجلی اور عادات و اخلاق کی پیاری ہے۔" بہت پرشوق سا تبسم لیے وہ اسے زچ کر رہا تھا اور حوریہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ شاہ زین کا خون کر دے۔

"پتا ہوں جلدی میں ہوں۔" وہ اپنی گاڑی کی سمت بڑھا، حوریہ نے اس مغرور شخص کو حسرت بھری نگاہوں سے جاتا دیکھا اس کے چہرے سے ذرا بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اپنے کیے پر شرمندہ ہو بلکہ لہجے اور انداز میں کتنا اعتماد تھا اب تو اور انداز تک شوخ ہو گئے تھے اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ یہ وہی اکھڑ شاہ زین ہے۔

"کاش شاہ زین احمد صرف ایک بار مجھے کہتے، حوریہ میں تم سے محبت کرتا ہوں سچ کہہ رہی ہوں قدموں میں ڈھیر ہو جاتی۔" آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے پورچ کی سیڑھیوں پر وہ افسردہ اور ملول سی بیٹھی اب دل کر رہا تھا یہاں سے بھی بھاگ جائے مگر ایسا کیا تو یہ اس کی بزدلی ہوتی۔

تایا ابو جتنا پچھلے دالان میں اتنی سجاوٹ کروا رہے تھے حوریہ تو حسد سے سب دیکھ رہی تھی شاہ زین کے نکاح کی تقریب یہاں ارینج کی گئی تھی فارد بھی بڑا خوش دکھائی دے رہا تھا فرزان کو الگ اس نے کاموں میں لگایا ہوا تھا کافی دیر تک تو دیکھتی رہی پھر برداشت نہیں ہوا۔

"فرزان شاہ زین کا نکاح کس لڑکی سے ہو رہا ہے۔" تجسس کے مارے اس نے مخاطب کر ہی لیا وہ ایڑیوں کے بل گھوما مسکرانے لگا حوریہ کی نگاہیں لان میں بنے چھوٹے سے اسٹیج پر ٹک گئیں جہاں دلہا موجود تھا وہ بھی بڑا پرجوش دکھائی دے رہا تھا۔

"پتہ نہیں مگر اتنا جانتا ہوں کہ وہ شاہ زین بھائی کو بہت پسند کرتی ہے۔" وہ کوریڈور عبور کر گیا۔

"ارے یہ کون۔" اس کے پیچھے دوڑی آنچل زمین کو چھونے لگا اسی وقت فارد کی باہر سے انٹری ہوئی وہ خفیف سی ہو گئی۔

"چچی میں جا کر میری زوجہ کا ہاتھ بٹاتا کبھی بے کل بقرہ عید ہے کتنے کام ہیں آج رات شاہ زین کا نکاح بھی ہے۔" جان بوجھ کے اسے تپانے کو بولا حوریہ کے دل بوجھل اور مضمحل ہو گیا تھا افسردگی آنکھوں اور چہرے سے ساری کہانی کہہ رہی تھی۔

"جا رہی ہوں مگر یہ بتا دو وہ شخص تم سب کے لیے اتنا خاص ہے کہ اس کے نکاح کا فنکشن یہاں ہوگا۔" حسد و جلن زبان پر آ ہی گیا مگر بھرائی آواز کو مضبوط بنانا چاہتی تھی اس لیے وہ بھرا گئی اور وہ رو دی تو فارد بوکھلا گیا۔

"ارے حوریہ کیا ہوا کیوں رونے لگی۔" اسے ترس بھی آنے لگا کیونکہ اس کی بے کلی سب دیکھ رہا تھا مگر صرف اس پر اگنور دینا چاہ رہا تھا۔

"آپ سب کو میری ذرا فکر نہیں ہے میں یہاں آپ سب کے لیے آئی ہوں عید ساتھ گزارنے اور آپ سب سارا وقت اس کھڑوس شاہ زین کے لیے گزار رہے ہیں۔" اندر اتنی افسردگی مایوسی بھر گئی تھی کہ آنکھیں برسنے کو تیار تھیں جیسے وہ بہانے کی تلاش میں ہی تھی۔

"تم بھی آؤ نا ہم سب کے ساتھ۔" اس نے دعوت دی۔

"نہیں آنا میں آج میں چلی جاؤں گی دیکھنا۔" وہ پیر پٹختی آنسو پونچھتی ہوئی چلی گئی۔ فارد گھبرا گیا وہ دادی جان کے پاس بیٹھی روتی رہی سب ہی اس کی دلجوئی میں لگے تھے مگر اس نے ایک ہی رٹ لگائی ہوئی تھی جانا ہے مگر شام میں جب ونیزہ جھلملاتے سوٹ کا ڈبہ اور دیگر چیزیں لائی تو

وہ تو حیرت سے گنگ رہ گئی۔ ناعتوں نے لیا تھا شگفتہ چاچی اسے پیار سے سمجھا رہی تھیں مگر اس پر تو اس غصہ سوار ہو گیا سب نے اتنی بڑی بات چھپائی امی پاپا تک نے بھی رو رو کے سب کو پریشان کر دیا نہیں کرے گی وہ نکاح وغیرہ مگر جب دادی جان اور تائی امی نے بہت پیار سے سمجھایا پھر ان کی محبت کی وجہ سے چپ ہوئی فارد سے تو تخت بائیکاٹ کر دیا ونیزہ نے اور شگفتہ چاچی نے اسے تیار کیا گیا گرین کپڑوں میں میچنگ جیولری اور میک اپ میں وہ غضب کی حور لگ رہی تھی امی اور پاپا نے اس کا ماتھا چوم لیا تھا بقرہ عید سے ایک دن پہلے یہ تقریب رکھی گئی تھی شاہ زین فان کلر کے امبرائیڈری کے اسٹائلش قمیض شلوار میں خاصا ڈیشنگ لگ رہا تھا نکاح کے وقت وہ بہت روئی تھی مگر شاہ زین پر اسے ہنوز اسی طرح غصہ تھا اسے جلا کے تماشہ دیکھتا رہا تھا حفاظہ فرزان مسلسل دونوں کو چھیڑ رہے تھے نفیسہ بیگم نے حوریہ کو لپٹا کے پیار کیا تھا۔

"سکندر بھائی دو ماہ بعد میں اپنی امانت لینے آؤں گی۔" سب نے ہی سر ہلایا تھا پورا لان جگمگا رہا تھا حوریہ شاہ زین کے پہلو میں بیٹھی تھی۔

ونیزہ نے ہی شاہ زین سے کہا تھا پہلے منا لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ضد میں الٹا سیدھا کر دے اسے بھی فکر ہوئی فارد نے اسے زوردار دھکا دیا اور لاک گھما دیا حوریہ نے اسی وقت چونک کے دیکھا وہ تو حیرانگی سے اچھل گئی ابھی تک وہ اسی طرح بنی سنوری تھی خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی کتنی خوش تھی۔

"آپ۔" اس کی گھبراہٹ اور شرم میں آواز لرزنے لگی۔

"جی میں۔" شاہ زین نے بڑے پر اعتماد اور اپنائیت بھرے انداز میں کہتے ہوئے چند

اچھی کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالیے

ابن انشاء

طنز و مزاح، سفرنامے

اردو کی آخری کتاب
آوارہ گرد کی ڈائری
دنیا گول ہے
ابن بطوطہ کے تعاقب میں
چلتے ہو تو چین کو چلیے

قدرت اللہ شہاب

یا خدا
ماں جی

بابائے اردو مولوی عبدالحق

قواعد اردو
انتخاب کلام میر

ڈاکٹر سید عبداللہ

مقامات اقبال
طیف غزل
طیف اقبال
طیف نثر

مکمل فہرست طلب کیجیے

لاہور اکیڈمی
۲۰۵ سرکلر روڈ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

قدموں سے فاصلہ تمام کیا اور اس کے مقابل آ گیا۔

"آپ کو ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔" وہ تو بدک کے پیچھے ہوئی ایک تو پہلے ہی غصہ تھا۔

"ہمت تو بہت ہے ہاں بس جھجک نے سب روکے رکھا۔" حوریہ کے سراپے میں اس کی گہری خمار آلود نگاہیں اٹھتے دیکھیں وہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

"آپ سب نے مجھے بے وقوف بنایا اور آپ میرا تماشہ دیکھتے رہے۔" روہانسی ہونے کی اسی وقت شاہ زین نے استحقاق سے اس کی کمر میں بازو حمائل کر کے خود سے قریب کر لیا وہ تو اچانک افتاد پر حواس باختہ ہوئی بوکھلاہٹ میں اس کا چہرہ شاہ زین کے لبوں کو چھو گیا اور نروس ہو گئی۔

"بس کرو یہ لڑنا جھگڑنا آگے کام آئے گا چند ساعتیں تمہارے ساتھ گزارنے آیا ہوں تمہیں دیکھنے آیا ہوں پیار کرنے آیا ہوں یاد کرو گی۔" اس کی آنکھوں میں وارفتگی اور والہانہ پن سے دیکھتے ہوئے بولا وہ اس کے حصار سے نکلنے کی ناکام کوشش کرنے لگی مگر لگتا تھا وہ اس کی آج ساری خفگی ناراضی ختم کرنے آیا تھا۔

"کیا بدتمیزی ہے چھوڑیے مجھے۔" مدھم لہجے میں احتجاج سمویا، اس کی جھکی پلکیں اور چہرے کی تمتماہٹ اس کے دل کا حال اچھی طرح واضح کر رہی تھیں۔

"یار سوری، تم کیا سمجھ رہی ہو تم ہی محبت کرتی تھیں میں بھی کرتا تھا مگر میں اپنی حیثیت جانتا تھا اس لئے تمہاری طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا۔" وہ اس کے گلرنگ چہرے کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

"ہاں نا سچ کہہ رہا ہوں میں نے تمہارے کردار پر جو فضول بکواس کی تھی وہ تمہیں خود سے بدظن کرنے کے لئے۔"

"کتنا برا کیا تھا آپ نے میرے ساتھ میں نے تو کبھی آپ کو ایسے بھول کے بھی نہیں کہا ورنہ خود کو آپ سے برتر سمجھا مگر جب آپ اگنور کرتے تھے میں اسی لئے آپ سے لڑ کے غصہ نکالتی تھی کہ آپ میری طرف دیکھتے کیوں نہیں تھے۔" معصومیت سے بولتی شاہ زین کو وہ اتنی پیاری لگی کہ پھر ایک جسارت کر دی حوریہ اس کے حصار سے نکل گئی اس سے پیچھے۔ وہ ہنسا۔

"چلو اب تو تم لڑائی تم بھی حساب برابر کر دیتی تھیں۔" وہ پھر بڑھا۔

"آپ یہاں سے جائیے۔" پشت پھیر کے کھڑی ہوئی شاہ زین کی جسارتوں سے اسے شرم آ رہی تھی۔

"اوکے جا رہا ہوں مگر تین مہینے بعد میرے پاس تو آنا ہی ہے۔" وہ پھر پشت پر آ کر گویا ہوا حوریہ مسکرا دی تھی بقرہ عید اسے محبوب کا ساتھ دے گئی تھی۔

"کتنی پرکار بندی ہے یہ بقرہ عید اوپر والے نے کیا تھا کل تو بے چارے جانور قربان ہونے تھے میں بے چارہ آج ہی ہو گیا۔" شرارتی لہجے میں بولتے ہوئے کتنا مختلف لگ رہا تھا۔

"کیا مطلب ہے تم پر قربان ہوا ہوں میں۔" فوراً بات بنالی۔

"یار شاہ زین کب نکلو گے۔" فارو کی آواز نے دونوں کو ہی چونکا دیا۔

"فضول مت بکا کرو۔" دروازہ کھلا تھا وہ بھی اندر آ چکا تھا، وہ تیزی کی خفگی نے حوریہ کو مسکنے پر مجبور کر دیا تھا شاہ زین بھی سا وہاں سے نکلا کیونکہ شگفتہ چاچی آ رہی تھیں سب ہی آج بہت خوش تھے۔

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY